ڈاکٹر طاہر اور منہاج القرآن کے ایمان اور عمل کا جائزہ
اور علمائے اہلِ سنت کے ان کے بارے میں فتاوے

قہر الدیّان علیٰ منہاج الشیطان

مرتب
عاقب فرید قادری

ناشر
آل انڈیا سنّی تبلیغی جماعت، پھول گلی، ممبئی ۳

بفیض روحانی تاجدارِ اہلسنت شہزادۂ اعلیٰ حضرت قطب عالم سیدنا حضور مفتی اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ڈاکٹر طاہر اور منہاج القرآن کے ایمان اور عمل کا جائزہ:
اور علمائے اہل سنت کے ان کے بارے میں فتاوے

قہر الدیّان علیٰ منہاج الشیطان

مرتب
ابو مصطفیٰ عاقب القادری

آل انڈیا سُنّی تبلیغی جماعت، پھول گلی، ممبئی ۳

زیرِ سرپرستی: خلیفۂ حضور مفتی اعظم سراجِ ملت علامہ حافظ و قاری سید سراج اظہر رضوی نوری
بانی و سربراہ اعلیٰ دار العلوم فیضان مفتی اعظم، ممبئ

سلسلۂ اشاعت نمبر۔۔ ۷۹

نام کتاب...... قہر الدیّان علی منہاج الشیطان

مصنف...... ابو مصطفیٰ مولانا عاقب فرید قادری

بسعی جمیل...... مولانا سید محمد ہاشمی رضوی ناظم اعلیٰ دار العلوم فیضان مفتی اعظم، ممبئ ۳

بموقع...... ۹۵/عرس اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ

کمپوزنگ...... مخدوم بہار کمپیوٹر سینٹر، سید ابوالہاشم اسٹریٹ، پھول گلی، ممبئ ۳

تصحیح......... محمد زبیر قادری

اشاعت بار اوّل...... ۱۴۳۵ھ۔ ۲۰۱۴ء

تعداد......... گیارہ سو

صفحات...... ۷۶

ملنے کے پتے

دار العلوم فیضان مفتی اعظم، پھول گلی، ممبئ ۳۔
کلک رضا فاؤنڈیشن، اندھیری، ویسٹ، ممبئ ۵۸۔
مکتبۃ الحجاز، ہرن پارک چوک، لکھنؤ۔
رضا دار المطالعہ، سیتامڑھی، بہار۔

یہ کتاب مندرجہ ذیل ویب سائٹ پر بھی دستیاب ہے۔

www.sunnitableegijamaat.com

www.tahirulpadri.com

بسم اللہ الرحمٰن الرّحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

تعارف

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْیَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰٓی اَوْلِیَآءَ ۘ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ ؕ وَمَنْ یَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ○ (سورۃ المائدۃ۔آیت ۵۱)

ترجمہ: اے ایمان والو! یہود ونصاریٰ کو دوست نہ بناؤ، وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی رکھے گا تو وہ انہیں میں سے ہے، بے شک اللہ بے انصافوں کو راہ نہیں دیتا۔

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَآءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِیَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِیْمَانِ ؕ وَمَنْ یَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ○ (سورۃ التوبۃ آیت ۲۳)

ترجمہ۔اے ایمان والو! اپنے باپ اور اپنے بھائیوں کو دوست نہ سمجھو، اگر وہ ایمان پر کفر پسند کریں، اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی کرے گا تو وہی ظالم ہیں۔

لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِیْرَتَهُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْاِیْمَانَ وَاَیَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ؕ وَیُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○ (سورۃ المجادلۃ آیت ۲۲)

ترجمہ: تم نہ پاؤ گے ان لوگوں کو جو یقین رکھتے ہیں اللہ اور پچھلے دن پر کہ دوستی کریں ان سے جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کی، اگرچہ وہ ان کے باپ یا بیٹے یا

بھائی یا کنبے والے ہوں، یہ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش فرما دیا اور اپنی طرف کی روح سے ان کی مدد کی اور انہیں باغوں میں لے جائے گا، جن کے نیچے نہریں بہیں، ان میں ہمیشہ رہیں۔ اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی، یہ اللہ کی جماعت ہے سنتا ہے، اللہ ہی کی جماعت کامیاب ہے۔

سبحان اللہ! اوپر کی تین آیتیں مکمل وضاحت کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کن لوگوں سے راضی ہے۔ اللہ ان سے محبت فرماتا ہے۔ جو اپنی محبتیں، نفرتیں اور اپنے تعلقات اللہ ہی کے واسطے رکھتے ہیں۔ یہی اللہ کی جماعت ہے۔ آخری آیت میں بھی صاف واضح ہے کہ کوئی مسلمان کسی ایسے شخص کو دوست نہیں رکھ سکتا، جو اللہ یا اس کے رسولوں سے دشمنی کرے۔ اور جو اُن سے دوستی کرے وہ مسلمان ہی نہیں۔ آیت میں خاص طور پر باپ بیٹے اور رشتے داروں کو بیان کر دیا گیا ہے کہ وہ ان سے بھی دوستی اور پیار نہیں کر سکتا، جو کفر بکے، چاہے کتنی ہی مجبوری کیوں نہ ہو۔ اگر اس نے ایسا کیا تو وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہو جائے گا۔

اور اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ رب العزت نے ہمیں سب سے بہترین دین عطا فرمایا۔ اور اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا: اس نے اسلام ہی کو تمام انسانیت کے لیے چن لیا ہے۔ ہمارا سچا مذہب واقعی اللہ کی طرف سے ایک عالیشان تحفہ ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَآ أُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ وَمَآ أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَأَنْ تَسْتَقْسِمُوا بِالْأَزْلَامِ ۚ ذٰلِكُمْ فِسْقٌ ۗ اَلْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ دِينِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ ۚ اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ فِي مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِإِثْمٍ ۙ فَإِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ○

(سورۃ المائدۃ، آیت ۳)

ترجمہ: تم پر حرام ہے مردار، اور خون اور سور کا گوشت اور وہ جس کے ذبح میں غیر خدا

کا نام پکارا گیا اور وہ جو گلا گھونٹنے سے مرے اور بے دھار کی چیز سے مارا ہوا اور جو گر کر مرا اور جسے کسی جانور نے سینگ مارا اور جسے کوئی درندہ کھا گیا، مگر جنہیں تم ذبح کر لو اور جو کسی تھان پر ذبح کیا گیا اور پانسے ڈال کر بانٹا کرنا یہ گناہ کا کام ہے، آج تمہارے دین کی طرف سے کافروں کی آس ٹوٹ گئی، تو ان سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو۔ آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین کامل کر دیا، اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی، اور تمہارے لیے اسلام کو دین پسند کیا، تو جو بھوک پیاس کی شدت میں ناچار ہو یوں کہ گناہ کی طرف نہ جھکے، تو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

ہمارے آقا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بات کی پیشن گوئی فرمائی کہ اس مذہب حق (اسلام) میں مختلف فرقے ہوں گے، لیکن ان میں سے صرف ایک فرقہ ہمیشہ حق پر قائم رہے گا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں تین چیزوں سے محفوظ رکھا ہے کہ:۔
۱۔تمہارے نبی تمہارے لیے بددعا کریں ہلاکت کی تو تم سب ہلاک ہو جاؤ۔ ۲۔ جو باطل کی پیروی کریں وہ حق کی پیروی کرنے والوں پر غالب آجائیں۔ ۳۔تم سب کسی غلطی پر یکجا ہو جاؤ۔ ان سب سے محفوظ رکھا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اہلِ کتاب میں اس سے پہلے بہتر (۷۲) فرقے تھے اور جلد ہی اس دین اسلام میں تہتر (۷۳) فرقے ہوں گے۔ بہتر (۷۲) جہنم میں ہیں اور ایک فرقہ جنت میں۔ آپ سے سوال کیا گیا کہ وہ کونسا فرقہ ہے، جو آگ سے محفوظ ہوگا۔ آپ نے جواب ارشاد فرمایا: جو میرے اور میرے صحابہ کے نقش قدم پر ہوگا۔

اسلام ایک امن اور تحمل والا مذہب ہے۔ لیکن اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ اسلامی حدود کی پامالی کی جائے اور اسلامی برادری سب کچھ برداشت کرتی رہے۔ اسلام بہت آزادی دیتا ہے، لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ جس کو جو کرنا ہے کرے! یہ تو صرف شیطانی خیالات ہیں۔

وقتاً فوقتاً کچھ گروہ ''لوگوں کی اصلاح'' کے لیے اٹھتے ہیں۔ تا کہ ان تمام فرقوں کو یکجا

کریں جو کبھی امت مسلمہ میں شمار ہوتے تھے۔ یہ بظاہر نیک کام نظر آتا ہے۔ لیکن بہت سے گروہ صدیوں سے عقائد کی وجہ سے دور دور ہیں۔ اور یہ ناممکن ہے کہ کوئی ان وجوہات کو مٹا سکے۔ اور یہ فرقے کس طرح ایک ہو سکتے ہیں؟ جب کہ یہ ایک دوسرے پر کفر کے الزام لگا رہے ہیں؟ اور بہت سارے فرقے ایسے ہیں جو کفر اور ارتداد میں ملوث ہیں۔ اسلام کے بنیادی اصولوں کا انکار کرنے کے سبب سے، قرآن کا رد کرنے کے سبب سے اور بہت ساری حدیثوں کے انکار کرنے کی سبب سے۔ اور اللہ اور اس کے رسولوں کی توہین کے سبب۔ اور پھر بھی وہ سمجھتے ہیں کہ وہ حق پر ہیں! تو یہ اختلافات کا ختم ہونا ممکن نہیں۔

اور اس کے علاوہ کچھ ایسے لیڈر جو فرقوں کو نہیں مانتے، وہ بھی ان فرقوں کو ایک کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ مغرب میں عیسائی اور یہودیوں کو اور ہندوستان میں مسلم، ہندو، سکھ اور بدھسٹ کو ایک کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ بیشک ان سب کے لیے ساتھ میں رہنا ممکن ہے اور جھگڑے بھی نہ ہوں۔ بلکہ اسلام امن اور سلامتی کا یقین دلاتا ہے۔ لیکن یہ واضح رہے کہ یہ دوسرے مذہب ہیں، مل کر رہ سکتے ہیں، پر کبھی آپس میں ایک نہیں ہو سکتے۔ اسلام اور دوسرے مذاہب میں کوئی بھی بنیادی اُصول ملتا نہیں، اسلام صرف ایک خدا کو مانتا ہے۔ دوسرے مذہبوں میں ایسا نہیں۔ یہاں تک کہ عیسائی اور یہودی مذہب بھی ایک سے زائد خدا کو مانتے ہیں۔ تو دوسرے مذہبوں کے ساتھ یک جہتی نہیں ہو سکتی۔

اسی طرح کا ایک گروہ ہے جو فرقوں کو نہیں مانتا، جس نے بہت سی الجھنیں پھیلائی ہیں، اس کا نام "منہاج القرآن انٹرنیشنل" ہے جو کہ پروفیسر "ڈاکٹر طاہر بن فرید الدین" کی قائم کردہ تنظیم ہے۔ اس کی دوسرے فرقوں اور مذہبوں سے دوستی نے، اللہ کے قائم کردہ حدود کو پار کر دیا۔ یہ اس برے مذہب کی یاد دلاتا ہے، جو مغل بادشاہ "جلال الدین اکبر" نے ایجاد کیا تھا۔

اس کتاب کے لکھنے کا مقصد یہ ہے کہ ڈاکٹر طاہر اور اس کے گروہ کی حقیقت بتا سکیں کہ انہوں نے دین میں کیا کیا باتیں گڑھی ہیں۔ جو کہ اسلام کے بنیادی احکام بلکہ اسلامی عقیدوں کے بالکل خلاف ہیں۔ تا کہ عوام ان کے شیطانی حملوں میں نہ آ جائیں۔ اللہ کی مدد

سے اس کتاب میں قرآن سے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی حدیثوں سے اور صحابہ کے عمل سے ثبوت اکٹھے کیے گئے ہیں۔

اس کتاب میں سات (۷) اہم فصلیں ہیں:

۱۔ ڈاکٹر طاہر کی شخصیت، اس کی زندگی اور اس کے طور طریقے

۲۔ شہر "لندن" میں منعقد کی جانے والی "امن" تقریب کا جائزہ

۳۔ مندر اور چرچوں میں منعقد کی جانے والی میلاد شریف کی تقاریب کا جائزہ

۴۔ ڈاکٹر طاہر کی اس تقریر کا جائزہ جو اس نے کرسمس کے تہوار مناتے ہوئے کی

۵۔ ڈاکٹر طاہر کے خلاف کفر اور ارتداد کے فتوؤں کا خلاصہ

۶۔ ڈاکٹر طاہر اور اس کے ساتھیوں پر الزامات کی فہرست

۷۔ تعلیقہ: ڈاکٹر طاہر پر کفر کے چند فتوؤں کے نسخے

اے اللہ! اس عاجزانہ کوشش کو اپنے اس عاجز بندے کی جانب قبول فرما۔ اے اللہ! اس کا ثواب نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، ان کے صحابہ رضی اللہ عنہم، میرے پیارے ماں باپ، رہنما، استاذ اور سارے ایمان والوں کو عطا فرما۔ اے اللہ! ہمارے ایمان کی حفاظت فرما اور ہمیں ایمان پر موت دے۔ آمین

ان گنت درود وسلام نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی آل پر اور ان کے صحابہ پر اور ان سب پر جو کہ قیامت تک ان کی پیروی کرتے رہیں گے

ابو مصطفی عاقب القادری

بروز پیر ۱۴ر جنوری ۲۰۱۳ء/ ۱ر ربیع الاوّل ۱۴۳۴ھ

فصل ۱

ڈاکٹر طاہر کی شخصیت، اس کی زندگی اور طور طریقے

ڈاکٹر طاہر ولد فرید الدین جو اپنے آپ کو پروفیسر طاہر القادری کہتا ہے، اس کے بارے میں ۱۹۹۰ء کی دہائی سے اسلامی دائرے میں بہت اختلاف چل رہے ہیں۔
یہ جھنگ شہر پاکستان کا رہنے والا ہے، لیکن ۲۰۰۶ء میں کینیڈا میں رہنے چلا گیا اور زیادہ وقت یہ وہاں اور برطانیہ میں گزارتا ہے۔

بچپن کی زندگی اور تعلیم

اس کی ابتدائی تعلیمات بہت ادھوری، تنازعات سے بھری ہوئی ہیں۔ کوئی کہتا ہے اس نے میٹرک پاکستان سے کیا ہے اور کوئی کہتا ہے کہ جب وہ بارہ سال کا تھا اس وقت سے مدینہ شریف میں پڑھ رہا تھا۔ مگر اتنا پتہ ہے کہ اس نے ایم اے اسلامک سائنس پنجاب یونیورسٹی سے کیا۔ اس نے ایل ایل بی کی ڈگری بھی حاصل کی۔ چند سالوں کے لیے اس نے وکالت کا اپنا پیشہ بنایا۔ لیکن اس نے اسی یونیورسٹی میں پڑھانے کی خاطر وکالت کا پیشہ چھوڑ دیا۔ اس وجہ سے یہ بات مشکوک ہے کہ اس کی دینی تعلیمات صحیح طور پر اہلسنّت کے مدارس میں ہوئی ہو، جس میں کم سے کم سات سال لگتے ہیں۔

دینی حلقوں میں اس کی شہرت

اس نے پیر سید طاہر الدین کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اس نے مقرر کے طور پر اپنا کام شروع کیا۔ پھر ٹی وی پر آنا شروع کر دیا۔ کیونکہ ۱۹۸۰ء کی دہائی میں اس کے چیف منسٹر نواز شریف سے اچھے تعلقات تھے۔ جس نے اس کو خطیب کے طور پر اپنی خاندانی مسجد ماڈل ٹاؤن میں مقرر کیا تھا۔ اس کی تقریریں اہلسنّت کے عقیدے بتاتی تھیں اور اس سے بہت سے لوگ متاثر ہونے لگے۔ اس نے اپنی تقریروں میں جو رویہ اختیار کیا تھا، اس سے لوگوں کو محسوس ہوا کا یہ اہلسنّت کا عالم ہے۔ لیکن وہ کبھی بھی اپنے آپ کو اہلسنّت ظاہر نہیں کرتا تھا اور کسی ایک فرقے سے ہونے کا بھی انکار کرتا تھا۔ اہلسنّت کے علما نے اس کو کہا کہ وہ

صاف اعلان کرے کہ وہ اہلسنّت سے ہے۔اور دیوبندی، وہابی یا اہلحدیث جو اپنے آپ کو اہلسنّت کہتے ہیں، ان میں سے نہیں ہے۔لیکن اس نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا اور ہر بار حیلہ بہانہ ڈھونڈتا رہا۔علما کو اس وقت یہ نہیں معلوم تھا کہ وہ سیاست کو اپنانا چاہتا ہے، اس لیے وہ اپنے آپ کو کسی ایک فرقے کے ساتھ وابستہ نہیں کرنا چاہتا۔

اپنی تحریک کی بنیاد

اس نے اپنی ایک نئی تحریک بنائی بظاہر اسلام کی خدمات کے لیے۔جس کا نام ''منہاج القرآن'' اور ''منہاج القرآن انٹرنیشنل (ایم کیو آئی)'' رکھا۔اس نے اپنے آپ کو اس تحریک کا چیئرمین مقرر کیا۔جلد ہی اس میں سینکڑوں کی تعداد میں کارکن آگئے۔اس کی تحریک نے کتابیں چھاپنا شروع کر دیں، جو کہ اس کے کارکنوں کی تالیف کی ہوتی تھیں، لیکن نام ڈاکٹر طاہر کا لیا جاتا تھا۔

ایک نظر ان کتابوں پر ڈالیں تو اس میں اعلیٰ حضرت کی تعلیمات اور علامہ سید احمد سعید کاظمی کی کتابوں کی نقل ملتی ہیں۔جلد ہی یہ کتابیں ہزاروں کی تعداد میں ہوگئیں۔لیکن یہ صاف پتہ چلتا ہے کہ یہ کتابیں کسی ایک آدمی کی لکھی ہوئی نہیں ہیں، صرف نام ڈاکٹر طاہر کا اوپر چسپاں ہے۔

ٹی وی کے ذریعے اس کی تحریک کو ہر دن ترقی ملنے لگی اور اس کی تقریروں کی سی ڈی بہت سے ممالک میں بکنے لگیں۔

نبی پاک ﷺ کو خواب میں دیکھنے کا دعوی:

اس نے دعویٰ کیا کہ میں نے نبی پاک ﷺ کو خواب میں دیکھا ہے۔اس خواب کا خلاصہ یہ ہے کہ تم عاشق رسول ہو اور دین کی خدمات کے لیے چن لیے گئے ہو۔اس سے بہتر اور کیا حربہ ہو سکتا تھا اپنی عزت اور عوام میں مقبولیت بڑھانے کا؟ اہلسنّت کے عوام، حضور کے عاشق، وہ یہ سن کر اس کے پیچھے ہو لیے۔کیونکہ انہیں لگا حضور کے بارے میں کون جھوٹ بول سکتا ہے؟ وہ یہ کبھی گمان نہیں کر سکتے تھے کہ کوئی حضور کے بارے میں جھوٹ بولے گا۔ اس لیے کہ اس کے بارے میں سخت وعید آئی ہے۔

اس نے بتایا کہ حضور ﷺ کراچی ایر پورٹ آئے تھے، اور اللہ کے محبوب کے استقبال کے لیے وہاں کوئی بھی نہ تھا۔ (سوائے اس کے)۔ اس نے آگے کہا کہ حضور، پاکستان کے تمام علما و مشائخ سے سخت ناراض تھے اور وہ واپس جانے والے تھے۔ تو اس نے (ڈاکٹر طاہر) نے آپ ﷺ کو رُکنے کے لیے التجا کی اور آپ مان گئے۔ اور پھر حضور نے کہا ''میرا پاکستان میں رہنے کا انتظام کرو۔ اور جب بھی مجھے واپس جانا ہو تو میری مدینے کی ٹکٹ کروا دینا!''

اس نے ایک ہی شیطانی وار میں اپنے ماننے والوں کو یقین دلوایا کہ پاکستان کے سارے علما و مشائخ کسی کام کے نہیں، کیونکہ انہوں نے نبی پاک ﷺ کو غصہ دلایا ہے اور حضور ان سب سے بہت ناراض ہیں۔ (قارئین یہ یاد رکھیں کہ کسی عالم باعمل کی توہین کرنا کفر ہے)

اس کے بعد اس کو بہت مالی امداد ملی اس کے ماننے والوں سے۔ کیونکہ اس نے کہا کہ یہ نبی پاک ﷺ کا فرمان ہے کہ تیاریاں کی جائیں۔ اس سے اچھا اس کے پاس کیا طریقہ ہو سکتا تھا لوگوں کے جذبات سے کھیلنے کا؟ نبی پاک ﷺ کا نام لیکر اس نے لوگوں کو دھوکے میں ڈالا۔

دوسرے فرقوں اور نوجوانوں کو کیسے متاثر کیا

جب اہلسنّت کے لوگوں کا اس کو سہارا مل گیا تو اس نے دوسرے گروہوں کو اپنے ساتھ کرنے کی کوشش شروع کر دی۔ اس نے کبھی بھی اپنی تقریروں میں کسی گمراہ فرقے کی تردید نہیں کی نہ ہی ان کا نام لیا۔ اور یہ بہت سوچ سمجھ کر یہ کام کرتا رہا۔ اس نے ایک کتاب لکھی ''فرقہ پرستی کا خاتمہ کیونکر ممکن ہے''۔ یہ کتاب کھلی دعوت دے رہی تھی سب فرقوں کو ایک ہونے کی۔ یہ کہہ کر کہ جو ہم میں اور دوسرے فرقوں میں اختلاف ہیں وہ سرسری ہیں بنیادی نہیں۔ بہت سے اہلسنّت کے علما اُٹھ کھڑے ہوئے اور اس سے کہا کہ اس پر توبہ کرے اور بہت سے علما نے اس کتاب کے رَد میں کتابیں لکھیں۔ لیکن یہ تو اس کا آغاز تھا نام کمانے کا۔ اس کے علاوہ بھی اس کے دماغ میں بہت بڑے بڑے منصوبے تھے۔ اس نے

شیعہ اور دیوبندی امام کے پیچھے نماز پڑھنے کو بھی جائز قرار دیا۔

اس کے بعد اس نے لوگوں کو یہ دکھانا چاہا کہ یہ بہت سیدھا سادہ اور وسیع سوچ رکھنے والا بندہ ہے۔ اس کی نظر نوجوانوں پر تھی۔ اس نے اپنی داڑھی کو ایک مٹھی سے کم کٹوا دیا یہ کہہ کر کہ "اسلام میں داڑھی ہے، داڑھی میں اسلام نہیں"۔ یہ اس کے بہت ہی غلط الفاظ تھے۔ کیونکہ داڑھی بہت ہی اہم سنت ہے جو کہ واجب ہے۔ یہ اس کا پہلا حملہ تھا، سنت کو ختم کرنے کا۔ یہ اپنی چہرے سے سارے بال کٹوا نہیں سکتا تھا۔ کیونکہ اپنے آپ کو عالم بھی تو جتاتا تھا۔

سیاست کا آغاز

سیاستدان بننے کی خواہش میں اس نے جلد ہی نواز شریف سے تعلقات توڑ دیئے اور اپنی تحریک کا اعلان کر دیا، جس کا نام پاکستان عوامی تحریک رکھا (P.A.T.) اس وقت سے اس کی اصلیت کھُل کر سامنے آگئی۔ یہ چاہتا تھا کہ اسے نام اور عروج ملے۔ اس نے مکّاری اختیار کی اور جھوٹے جھوٹے خواب بتانے لگا۔ تا کہ یہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اپنے چاہنے والوں کو تیار کر سکے۔ اور اس کی سیاست میں جیت پکی ہو سکے۔

اس نے دعویٰ کیا کہ مجھے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے خواب میں کہا کہ تم ۱۹۹۰ء کے انتخاب میں حصہ لو اور تمہیں فتح ہوگی۔ اس طرح اس نے اپنی تحریک کا آغاز کیا۔ یہ اپنے ہی خوابوں میں جی رہا تھا کیوں کہ ۱۹۹۰ء کے انتخابات میں اس کو بری طرح شکست ہوئی۔ تو کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بشارت کبھی غلط ہو سکتی ہے؟ اس وجہ سے لوگوں نے اسے جھوٹا کہنا شروع کر دیا۔ کیونکہ اس نے حضور علیہ السلام کے بارے میں جھوٹا خواب بیان کیا تھا۔ اس نے جھوٹ کی معافی نہیں مانگی، کیونکہ یہ اس کی ناکامی کا سبب بن جاتا۔ اس نے کہا کہ میرا خواب سچا تھا، لیکن میری تعبیر غلط تھی۔ سیاست میں بھی وہ اکیلا پڑ گیا اور دین میں بھی۔ اپنی شہرت میں کمی محسوس کرتے ہوئے ڈاکٹر طاہر نے شیعہ حلقوں اور دوسری پارٹیوں سے اتحاد و مفاہمت شروع کی، تا کہ اپنا نام برقرار رکھ سکے۔

بڑے منصبوں کے عجیب دعوے

اسی دوران مذہبی محاذ پر اس کا پروپیگنڈہ جاری رہا۔ اور اسلاف کرام کے مروّجہ فیصلے

کو للکارنے کے مقابلے میں سستی شہرت حاصل کرنے سے زیادہ آسان طریقہ کیا ہے؟

اس کے چیلوں نے اس کے بارے میں دعوے کرنا شروع کر دیئے کہ وہ ''مجتہد'' ہے۔ اپنی تحقیق کو ثابت کرنے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگایا۔ بالآخر اس نے یہ بیان کیا کہ عورت کی دیت ''خون بہا'' مرد کی دیت کے مساوی ہے۔ یہ علمائے اہلسنت کے اتفاق رائے ''اجماع'' کی کھلی تردید ہے۔ علمائے اہلسنّت نے اسے مناظرے کی دعوت دی، لیکن اس نے اپنے نقطۂ نظر کے حقائق پیش نہیں کیے اور جب اسے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا موقف دکھایا گیا تو اس نے یہ گستاخی کرنا شروع کر دی کہ تم امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے دلائل میرے مقابلے کیسے لاتے ہو؟ وہ اس معاملے میں میرے حریف ہیں۔ یعنی اس کو ان کی تحقیق سے اختلاف ہے بلکہ تمام حنفی علما سے زیادہ اس کو علم ہے۔

دوسرے الفاظ میں اس نے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے بڑا مجتہد ہونے کا دعویٰ کیا۔

اس کی جماعت نے ۲۰۰۲ء میں پارلیمنٹ کی صرف ایک سیٹ حاصل کی۔ جلد ہی وہ اس بات کو سمجھ گیا کہ وہ اسمبلی میں بہت کمزور ہے۔ اس نے قومی اسمبلی میں اپنا استعفیٰ پیش کیا، لیکن اس کی نمائشی ذہنیت کے مطابق اس نے اسمبلی سے الگ ہونے کے لیے درجنوں وجوہات پیش کیں۔ اس کا خط اب تک پیش کیے جانے والے استعفوں میں سب سے لمبا ہونے کا ریکارڈ رکھتا ہے۔ حیرت انگیز بات یہ ہے کہ ان میں سے بہت ساری وجوہات اس وقت بھی موجود تھیں، جب اس نے سیاست میں شمولیت اختیار کی تھی۔

دہشت گردی کے خلاف جنگ کا نتیجہ

۱۱ ستمبر ۲۰۰۱ء کے دن امریکا میں ٹوئن ٹاورز پر حملہ ہوا۔ وہ دن آیا اور ڈاکٹر طاہر کی دنیا نے ایک نیا رُخ اختیار کیا۔ ''دہشت گردی کے خلاف جنگ'' کا اعلان کر دیا گیا اور پاکستان کو ''عالمی دہشت گردی کا مرکز'' نامزد کیا گیا۔

اسلام دہشت گردی کی اجازت نہیں دیتا، مگر کچھ نام نہاد اسلامی جماعتوں خصوصاً القاعدہ اور طالبان کا جارحانہ رویہ مغربی حکومتوں نے دیکھا۔ تاریخ دوہرائی گئی۔ مغربی حکومتیں جس طرح تمام عسکری محاذوں پر جنگ کرنے لگیں۔ اسی طرح نظریاتی جنگ کو بھی

اختیار کیا۔

وہ ایک ایسے شخص کو تلاش کرنے لگے جو مذہبی جماعتوں کے جہادی جذبے کو ختم کر دے۔ وہ چاہتے تھے کہ انہیں کوئی ایسا شخص مل جائے جو عیسائیوں اور مغربی حکومتوں کے بارے میں نرم گوشہ رکھتا ہو۔ یہ وہ وقت تھا جب ڈاکٹر طاہر کو سنہری موقع نظر آیا اور اس نے اپنے آپ کو مغربی حکومتوں کا دوست بننے کے لیے پیش کر دیا۔

پاکستان میں بہت سی اقلیتی جماعتیں موجود ہیں۔ ان میں سب سے بڑی جماعت عیسائیوں کی ہے۔ ڈاکٹر طاہر نے (MCDF- Muslim Christian Dialogue Forum) کی بنیاد رکھی اور ۲۰۰۳ء سے کرسمس کی تقریبات منانا شروع کر دیں۔ ان میں سے کچھ منہاج القرآن انٹرنیشنل کے دفاتر میں منائی گئیں، میڈیا کی موجودگی میں - یہ تقریبات فخریہ طور پر منہاجیوں کی ویب سائٹوں اور اخباروں میں شائع کی گئیں۔ اسے مغربی حکومتوں نے ''اپنا آدمی'' متعین کر لیا۔

پہلے ہی کئی ممالک میں اس کے سیاسی تعلقات اور دفاتر موجود تھے۔ اس نے MQI اور PAT کے مزید دفاتر کھولنے کے لیے مغربی سیاستدانوں کی سرپرستی حاصل کرتے ہوئے اور ان کا ہم پیالہ ہوتے ہوئے اپنے دائرۂ اثر کو تیزی سے بڑھایا۔ اس کی مغربی حکومتوں کے ساتھ دوستی نے UNO میں اس کی تنظیم MQI کی اہمیت بڑھا دی۔

امن کی اسلام میں مکمل حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔۔ لیکن ۲۰۰۶ء میں MQI کے صدر دفتر میں کرسمس کی تقریبات کے دوران ڈاکٹر طاہر کی تقریر نے ایک ہنگامہ برپا کر دیا۔ جب اس نے یہودیوں اور عیسائیوں کو ''مؤمن'' کے نام سے مخاطب کیا۔ (تفصیلات فصل ٦ میں)

اپنے دوستوں کو یہ باور کروانے کے لیے کہ وہ آزاد خیال ہے، وہ اپنے جوش میں حد سے بڑھ گیا MQI - Inter Faith Relation میں بہت توسیع دیتے ہوئے وہ باقاعدگی سے کرسمس تقریبات منعقد کرنے لگا۔ اس کے ساتھ ساتھ چرچوں، مندروں اور گردواروں کا باقاعدگی سے دورہ کروانے لگا۔ IFR-MQI نے فروری ۲۰۱۲ء میں

ہندوؤں کے مندر میں میلاد کی تقریب منعقد کی اور اس سے پہلے لاہور میں Baptist Church میں۔ (تفصیلات فصل ۳ میں) اس نے پاکستان کا روایتی لباس ترک کر کے مراکشی چغہ اور مصری ٹوپی پہن کر اپنا حلیہ تبدیل کیا، تاکہ وہ ''بین الاقوامی'' شکل وصورت حاصل کرلے اور اس کے ساتھ ہی خود کو ''شیخ الاسلام'' کا لقب دے دیا۔

دہشت گردی پر فتویٰ:

اس نے مارچ ۲۰۱۰ء میں برطانیا (U.K) میں بہت شور شرابے کے ساتھ دہشت گردی پر فتویٰ جاری کیا۔ کتاب اردو میں تھی جس کا بعد میں انگریزی ترجمہ کیا گیا۔ اسلام دہشت گردی کی اجازت نہیں دیتا۔ یہاں تک کہ جنگ کے اوقات میں بھی اسلام بیجاقتل سے منع کرتا ہے اور بچوں، عورتوں اور بوڑھوں پر حملہ کرنے سے روکتا ہے۔ اسلام فصلوں اور گھروں کو جلانے سے بھی منع کرتا ہے۔ اور جنگی قیدیوں کی طبی امداد کا بھی حامی ہے۔

کتاب کو مختصر اور جامع ہونا چاہیے تھا لیکن اس کی عادت کے مطابق اور مغربی دنیا میں کتاب کا بھرپور پرچار کروانے کی خاطر وہ کتاب ۵۰۰ صفحات سے تجاوز کر گئی۔ ڈاکٹر طاہر اپنے اس نئے مقصد میں کتنا مخلص ہے، یہ اپنے مالکان کو جتانے کے لیے اس نے کوئی کسر نہ چھوڑی۔ یہاں تک کہ اس نے خودکش حملہ آوروں کو کافر کہہ دیا۔ پر تعجب ہے کہ اس کے نزدیک قرآن جن کو کافر بتائے، وہ کافر نہیں ہیں۔

بہر حال یہ فتویٰ نیا نہیں تھا۔ اسی طرح کئی فتوے پاکستان اور ہندوستان میں مختلف علمائے اہلسنّت کی جانب سے جاری ہو چکے تھے۔ ان علما میں سے بعض کو اس کی بہت بھاری قیمت ادا کرنی پڑی کہ انہوں نے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔ جن میں لاہور کے مولانا سرفراز نعیمی رحمۃ اللہ علیہ نمایاں ہیں۔ جو کہ خودکش حملے کے ذریعے دھوکے سے شہید کر دیئے گئے۔ علمائے کرام اس خطرے کے خلاف حق بولتے رہے۔ لیکن ڈاکٹر طاہر اس سے بھی تجاوز کر گیا کہ اس نے ان تمام لوگوں کو صاف کافر قرار دے دیا جو خودکش حملوں میں ملوث ہوتے ہیں۔ اس کے اِس فتوے نے اسے ایک دفعہ پھر شہرت دی اور بہت سی حکومتوں کی نظر میں اسے اچھا کر دیا۔ جس میں متحدہ ریاست امریکہ، برطانیہ اور انڈیا شامل ہیں۔

لندن ویمبلے میں امن کانفرنس:

۲۴ رستمبر ۲۰۱۱ء کو ڈاکٹر طاہر نے لندن، برطانیہ میں ایک پروگرام ''انسانیت کے لیے امن کانفرنس'' کے نام سے منعقدہ کیا۔ اس نے اِس پروگرام میں مختلف مذاہب کے پیشواؤں کو دعوت دی، جن میں ہندو، سکھ، یہودی، عیسائی اور بدھسٹ شامل تھے۔ وہاں اس نے دوبارہ بڑی سخت غلطیوں کا ارتکاب کیا۔ یہاں تک کہ اس نے مشرکہ مذاہب کے رہنماؤں کو دعوت دی کہ وہ اسٹیج پر پوجا پاٹھ کریں، بھجن گائیں، اور خدا کو کسی بھی نام سے پکاریں۔ یعنی اپنے باطل معبودوں سے دعا کریں۔ (اس کی مکمل تفصیل ''فصل دوئم'' میں)

گستاخیِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قانون کے متعلق ڈاکٹر طاہر کا نظریہ

پاکستان کے صوبۂ پنجاب کا گورنر سلمان تاثیر ایک عیسائی خاتون کی رہائی کی حمایت کرتا تھا جو کہ شاتمہِ رسول ہونے کے سبب زیر حراست تھی۔ پاکستان میں ناموسِ رسالت کے قانون کے تحت گستاخِ رسول کی سزا موت ہے۔ لیکن سلمان تاثیر نے اپنے مختلف بیانات میں اسے ''کالا قانون'' کہا اور صدارتی سطح پر معافی کے ذریعے اس عورت کو رہا کر دینے کا وعدہ کیا۔ کئی دفعہ خبردار کرنے کے باوجود تاثیر نے قانون ناموسِ رسالت کی سزا کے خلاف اپنے مقصد کو جاری رکھا۔ ۶ رجنوری ۲۰۱۱ء کو سلمان تاثیر کو اس کے اپنے محافظ ''ممتاز قادری'' نے شدید فائرنگ کر کے واصلِ جہنّم کر دیا۔ ممتاز قادری کو گرفتار کر لیا گیا۔ علما اور عوام سڑکوں پر آ گئے اور حکومت سے ان کی رہائی کا مطالبہ کرنے لگے۔ ممتاز قادری کی قربانی کو دیکھ کر حبِ رسول کی لہر پورے پاکستان میں دوبارہ پھیل گئی اور ساتھ ہی ساتھ ممتاز قادری پاکستان میں عاشقِ رسول کے طور پر اور مغربی غیر مذہبی دنیا میں قاتل کے طور پر مشہور ہو گئے۔

ستمبر ۲۰۱۱ء میں Ary News کے ایک انٹرویو میں ڈاکٹر طاہر سے سلمان تاثیر کے قتل کے متعلق ان کی رائے دریافت کی گئی۔ تمام لوگوں کو حیران کرتے ہوئے ڈاکٹر طاہر نے کہا کہ ممتاز قادری قاتل ہے، اور اس کو بحیثیت قاتل ضرور سزا دینی چاہیے۔ یہ مذہبی اور سیاسی دونوں اعتبار سے ایک بڑی خطا تھی۔ یہ بیان مکمل طور پر عقائدِ اہل سنّت کے خلاف

تھا۔ یہاں تک یہ اس کے بھی خلاف تھا جو ڈاکٹر طاہر نے خود اپنی کتابوں میں لکھا تھا اور تقاریر میں بیان کیا تھا۔ سینکڑوں کی تعداد میں علمائے کرام نے ڈاکٹر طاہر کو جھوٹا ثابت کیا۔ اس کی اپنی جماعت منہاج القرآن انٹرنیشنل کے کئی علما نے ناراضی اظہار کرتے ہوئے استعفیٰ دے دیا۔ سیاسی لحاظ سے اس کے لیے پاکستان میں خطرے کی گھنٹی بجادی گئی۔ کہ کوئی بھی عاقل شخص اسے ووٹ نہیں دے سکتا جو گستاخِ رسول کی حمایت کرتا ہو۔ یہ بات واضح ہے کہ اس کا بیان اس کے اپنے ''دہشت گردی پر فتویٰ'' کی حمایت میں تھا۔ جو اس نے اپنے مغربی آقاؤں کو خوش کرنے کے لیے لکھا تھا۔

۲۰۱۱ء کے اختتام میں ڈاکٹر طاہر نے ایک ویڈیو شائع کی جس میں اس نے اپنی صفائی اور اپنے غلط موقف کو دوبارہ پیش کرنے کی کوشش کی۔ یہ بیان کیا کہ حقیقت میں وہ ہی (یعنی ڈاکٹر طاہر) تھا جس نے پاکستان میں ناموسِ رسالت کا قانون مرتب کروایا اور ۱۹۸۰ء کی دہائی میں اسے پاکستان میں نافذ کروایا۔ علاوہ ازیں یہ بھی کہ وہ ہی (ڈاکٹر طاہر) ہے جس نے قانون میں اس بات کو یقینی بنایا کہ کوئی بھی شخص حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی گستاخی کرے تو اس کی سزا موت ہے۔ (اگرچہ وہ گستاخی کرنے والا نادم ہو، توبہ کرے۔ اور یہ بات مانع نہیں رکھتی کہ آیا وہ گستاخی کرنے والا پہلے مسلمان تھا یا عیسائی، یہودی تھا یا مشرک وغیرہ وغیرہ) یہ دوبارہ اس بیان کے متضاد تھا، جو اس نے Q.TV پر دیا تھا۔

ستمبر ۲۰۱۲ء میں دانش ٹی وی (Danish TV) پر انٹرویو دیتے ہوئے اس نے صاف انکار کر دیا کہ اس نے پاکستان میں بنائے گئے ناموسِ رسالت قانون کی تشکیل میں کبھی حصہ لیا ہو، اور یہ بھی کہا کہ اس نے کبھی بھی پاکستان کے سابق صدر جنرل ضیاء الحق کا اس معاملے میں ساتھ دیا ہو۔ جس کے دورِ اقتدار میں یہ قانون نافذ کیا گیا تھا۔ یہ اس کی ایک اور قلابازی تھی جو کہ اس کے پہلے دعوؤں کے خلاف تھی۔ ڈنمارک کے صحافیوں نے اس کے فریب کو فاش کر دیا۔ اور اس کے جھوٹ اور منافقت پر مشتمل مختلف ویڈیوز کو پھیلا دیا۔ اسی کو دیکھتے ہوئے دانش میڈیا کے ایک نمائندے نے طاہر سے اس کے متضاد بیانات کے متعلق سوال کیا اور حقیقت حال جاننے کی خواہش کی۔ فقط اپنے مغربی دوستوں اور میزبانوں کو خوش

کرنے کی خاطر اس نے ناموسِ رسالت کے قانون کے متعلق ایک خوفناک بیان دیا۔ جس کا ہم درج ذیل جائزہ لیتے ہیں۔

اس نے کہا ''جو بھی ناموسِ رسالت کا قانون ہے۔ اس کا اطلاق غیر مسلموں پر نہیں ہوتا۔ یہودیوں، عیسائیوں اور دیگر غیر مسلم اقلیتوں پر یہ قانون لاگو نہیں ہوتا۔ اس قانون کا اطلاق فقط مسلمانوں پر ہوتا ہے۔''

مندرجہ بالا بیان اجماعِ امت کے بالکل خلاف ہے۔

ڈاکٹر طاہر کے مطابق ناموسِ رسالت کا قانون ان لوگوں پر لاگو نہیں ہوتا جو مسلمان نہیں ہیں۔ تو وہ لوگ جو مسلمان نہیں ہیں، انہیں ان کے کیے کی سزا نہیں ملنی چاہیے۔ جیسے انہوں نے حضور اکرم پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ اقدس پر جو گستاخانہ فلم بنائی، معاذ اللہ، قرآنِ مجید فرقانِ حمید کو جلایا، قرآنِ مجید کو غلاظت میں پھینکا۔ یہ سب کام اور جو کرنا چاہیں کر سکتے ہیں۔ جتنی بار وہ چاہیں کریں، کوئی سزا نہیں ہوگی۔

اس نے یہ بھی کہا کہ یہ قانون صرف مسلمانوں پر لاگو ہوتا ہے۔ تمام علما کا اس پر اجماع ہے کہ جو شخص ایسی حرکت کرے، تو وہ اسلام سے فوراً خارج ہو جاتا ہے، یعنی مسلمان ہی نہ رہا تو پھر وہ شخص یہ کہہ سکتا ہے کہ آپ کے قانون کے مطابق میں مسلمان نہیں، لہٰذا مجھ کو آپ سزا نہیں دے سکتے۔

تو اس کا مطلب یہ ہے، کہ ڈاکٹر طاہر کے نئے دستور کے مطابق کسی کو بھی گستاخی کرنے پر سزا نہیں دی جانی چاہیے۔ ایک شیطانی وار میں ڈاکٹر طاہر نے پوری دنیا کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گستاخی کرنے، عیب لگانے، تہمت لگانے، جتنا ممکن ہو بدترین القابات سے پکارنے، قرآنِ پاک کو جلانے وغیرہ کی مکمل آزادی دے دی۔ یہ سب اس لیے کہ اس نے اپنی جیب بھرنے والوں کو خوش کرنا تھا۔

عظیم اور مجدّد (اسلام کو زندہ کرنے والا) ہونے کے دعوے

ڈاکٹر طاہر نے محسوس کیا کہ بہت ساری دوسری اسلامی شخصیات مشہور ہو رہی تھیں۔ ڈاکٹر طاہر کو یہ پریشانی تھی کہ وہ اپنے ماننے والوں کو اپنے ساتھ کیسے رکھے۔ اس کے لیے

سب سے بہتر فریبی طریقہ یہ تھا کہ وہ ولایت کا دعویٰ کرے اور یہ دعویٰ کرے کہ اسے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و حضور غوث اعظم اور دوسرے قابلِ عزت صوفیائے کرام کی حمایت حاصل ہے۔ اس نے من گھڑت جھوٹے خواب اور کرامتوں کا تذکرہ شروع کر دیا۔ You Tube پر وہ ویڈیوز موجود ہیں، جن میں وہ ڈرامائی کرامتوں کے ذریعے ولایت کا دعویٰ کر رہا ہے۔ مجتہد ہونے کا دعویٰ تو اس نے بہت پہلے ہی کر لیا تھا۔ تو اس کے ماننے والوں نے اسے ''مجدد'' کہنا شروع کر دیا۔ ۔کیا اسلام کا مجدد اسلام کو دوسرے مذاہب کے ساتھ ملا سکتا ہے یا کافروں کی دلالی کر سکتا ہے؟

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہنا

ڈاکٹر طاہر نے اپنے شیعہ دوستوں کو خوش کرنے کے لیے اللہ کے حبیب کے پیارے صحابی سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں کئی مرتبہ بکواس کی، حالانکہ اہل سنّت کا عقیدہ ہے کہ تمام صحابہ کی تعظیم فرض ہے، اور وہ تمام جنّتی ہیں۔ ڈاکٹر طاہر نے یہاں تک کہا کہ جو کوئی سیدنا معاویہ کی تعریف کرے، اسے اپنی صفوں سے جوتے مار کر نکال دو۔ اس پر اس کی ویڈیوز یوٹیوب پر موجود ہیں۔ پر دوسری طرف کہتا ہے کہ عیسائیوں کو مسجد میں گھساؤ اور کفریہ عبادت کرنے دو۔

اس کے بارے میں چند مزید حقائق

ا۔ وہ کتابیں جن کے بارے میں دعویٰ کیا جاتا ہے کہ وہ اس نے لکھی ہیں، درحقیقت وہ کتابیں اس کے تنخواہ دار مصنفین نے لکھی ہیں۔

۲۔ وہ تقریریں جو وہ کرتا ہے اپنے پیچھے لائبریری اور کتابیں سامنے رکھ کر۔ وہ بڑی تیاریوں کے بعد کی جاتی ہیں، اور کتابوں کے اوراق پر پیلے کاغذ لگائے جاتے ہیں، جس سے ڈاکٹر طاہر کو پڑھنے میں آسانی ہو۔ اگر پیلے کاغذ ہٹا دیے جائیں تو وہ تقریر میں اول فول بکنے لگتا ہے۔

۳۔ اس کو عربی صرف ونحو کے بنیادی اصول بھی ٹھیک سے نہیں معلوم۔

۴۔ اس بات میں بھی شک ہے کہ اس نے اپنی اسلامی تعلیم نصاب کے ذریعہ پوری

کی ہو۔

۵۔وہ نہ تو حافظِ قرآن ہے، نہ ہی حافظِ حدیث اور نہ ہی مفتی۔

ڈاکٹر طاہر پر کفر کے الزامات اور ڈاکٹر طاہر کا ردِ عمل

ڈاکٹر طاہر نے کئی مرتبہ خود پر کفر کے فتوؤں کی دعوت دی۔ لیکن اس نے ہمیشہ ان الزامات کا جواب دینے سے روگردانی کی۔ کفر کا الزام کوئی چھوٹی بات نہیں ہوتی لیکن اس نے ہمیشہ ان کے جواب دینے سے انکار کیا۔ کئی مرتبہ اس کو بات چیت کے لیے بلایا گیا۔ لیکن اس نے کسی معاملے کے بارے میں براہِ راست جواب دینے کی ہمت نہیں کی۔ اس نے صرف یہ کیا کہ ہر بار نئے ویڈیو جاری کیے جن میں اپنے نقطۂ نظر کو بیان کیا اور علمائے حق کی تردید کی یا پھر الزامات کو جھوٹ کہا۔ یا اس سے بدتر بے ہودہ خوابوں کے دعوے کرتے ہوئے، نئی ویڈیوز جاری کیے۔ اس نے اپنے مخالفین علمائے اہلسنت کو دہشت گردی کے معاونین، حاسد علما، فتویٰ باز، جاہل مولوی اور ذاتی دشمن کا داغ لگاتے ہوئے ان سے بات چیت کے تمام دروازے بند کر دیئے۔ کوئی اس سے یہ تو پوچھے کہ اگر وہ کسی فتویٰ باز کو سننا نہیں چاہتا تو اس نے خود دہشت گردی پر فتویٰ کیوں لکھا؟

اس پر کفر اور ارتداد کے فتوے بالکل واضح ہیں۔ اس میں شک کی کوئی گنجائش نہیں کہ اس نے اپنے پیروکاروں کو اور عوام کو ایک بڑے فتنے میں مبتلا کر دیا ہے۔

ذیل میں سے کوئی ایک کام کرنا اس پر فرض ہے:

ا۔ اگر وہ یہ تسلیم کرتا ہے کہ یہ الزامات صحیح ہیں، تو اعلانیہ طور پر توبہ کرے اور اپنے تمام غلط مؤقف سے رجوع کرے۔

۲۔ اگر وہ ان الزامات کی تردید کرتا ہے۔ تو اسے علمائے اہلسنت سے مناظرہ کرنا چاہیے۔ اس کو بارہا مناظرے کی دعوت دی گئی مگر انکار کرتا رہا، اس لیے کہ مناظرے میں اس کی شکست یقینی ہے۔

ہم امید کرتے ہیں کہ ڈاکٹر طاہر میں اتنی تو عقل آجائے کہ وہ خود کو اور اپنے پیروکاروں کو کفر اور ارتداد کی دائمی سزا سے بچالے۔

فصل ۲

ویمبلے کانفرنس۔ ۲۴ر ستمبر ۲۰۱۱ء

ڈاکٹر طاہر نے ۲۴ر ستمبر ۲۰۱۱ء کو ویمبلے، لندن میں ایک پروگرام کا انعقاد کیا جس میں اس نے ہندوؤں، سکھوں، یہودیوں، عیسائیوں، بدھ اور دیگر مذاہب کے پیشواؤں کو مدعو کیا اور اس پروگرام کو "انسانیت کے لیے امن کی کانفرنس" کا نام دیا۔

پورا پروگرام Q.TV اور Minhaj TV پر براہِ راست دکھایا گیا اور اس کی خبریں الیکٹرانک میڈیا اور اخباروں میں شائع کی گئیں۔ یہ پروگرام منہاج القرآن کی ویب سائٹ پر ابھی بھی فخریہ طور پر موجود ہے۔ اور کئی ویڈیو کلپ YouTube پر ڈالی گئی ہیں۔ اس کی تفصیلات میں جانے سے پہلے قارئین کو بنیادی اسلامی عقائد یاد دلائے جاتے ہیں:

وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ○ (البقرۃ آیت ۱۶۳)

ترجمہ: اور تمہارا معبود ایک معبود ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں مگر وہی رحمت والا مہربان۔

وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ○ (آل عمران، آیت ۸۵)

ترجمہ: اور جو اسلام کے سوا اور کوئی دین چاہے گا وہ ہرگز اس سے قبول نہیں کیا جائے گا اور وہ آخرت میں زیاکاروں میں سے ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۭ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِيْدًا ○ (النساء۔ آیت ۱۱۶)

ترجمہ: اللہ اسے نہیں بخشتا کہ اس کا کوئی شریک ٹھہرایا جائے اور اس سے نیچے جو کچھ ہے، جسے چاہتا ہے معاف فرما دیتا ہے۔ اور جو اللہ کا شریک ٹھہرائے وہ دور کی گمراہی میں پڑا۔

☐ ہمارا بنیادی عقیدہ اللہ کی وحدانیت ہے۔ ہم صرف ایک خدا (اللہ) پر ایمان رکھتے ہیں صرف وہی عبادت کے لائق ہے۔

☐ کفر بڑا گناہ ہے اور شرک اس کی بدترین صورت ہے۔ شرک سمیت کفر کی تمام قسمیں قابل معافی نہیں۔

☐ یہ عقیدہ رکھنا کفر ہے کہ اللہ عزوجل کے یہاں اسلام کے علاوہ کوئی اور مذہب بھی قابلِ قبول ہے۔

☐ کفر پر راضی ہونا کفر ہے اور کفر کی ترقی کی دعا کرنا کفر ہے۔

☐ کسی کافر کو اس وجہ سے عزت دینا کہ وہ کفریہ مذہب کا پیشوا ہے۔ یہ کفر ہے۔

☐ قرآن کی تبدیلی کا ارادہ رکھنا کفر ہے۔ اسی طرح کسی دوسری کتاب کو قرآن کے برابر ٹھہرانا کفر ہے۔

☐ اسلام کو کسی دوسرے مذہب کے برابر ٹھہرانا کفر ہے۔

لندن میں منعقد ہونے والی تقریب میں ڈاکٹر طاہر کی تقریر:

اس تقریر سے چند اقتباسات درج ذیل ہیں:

ہم مل کر امن اور محبت کا گیت گائیں گے۔ انجیل سے سریلا پن، (۱) توریت سے نغمے (۲) اور قرآن سے ترنم (۳) جبکہ دوسرے مذاہب کی مقدس کتابوں سے (۴) امن، عاجزی وانکساری لیں گے۔

شیطان نے ہمیں نفرت وبغض کے اندھیرے میں ڈھکیل دیا ہے۔ آج ہم ان اندھیروں کا سینہ چاک کریں گے۔ ہم کتنے خوش نصیب ہیں کہ ہم اس تقریب کے میزبان ہیں۔ ہم سب ابراہیم علیہ السلام کے وصیت کردہ دین کے ماننے والے ہیں۔ آج یہاں یہودیوں، عیسائیوں اور مسلمانوں کے نمائندے موجود ہیں۔ اور یہ سب مذاہب ابراہیم علیہ السلام کے دین پر ہیں (۵)۔ جو اللہ نے انہیں دیا۔ اسی سے نکلے ہیں۔ ہمارے پاس موسیٰ علیہ السلام ہیں۔ میرا دل، روح اور جذبے کے کان موسیٰ علیہ السلام کو سن سکتے ہیں، جو ہمیں انسانیت کی آزادی کا پیغام دے رہے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام انسانیت کو بخشش کا پیغام دے رہے ہیں۔ جبکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہم مدینے سے سن سکتے ہیں۔ جو پیار، امن اور مہربانی کا درس نسلِ انسانی کو دے رہے ہیں (۶)۔

اور تو اور ہمیں اس پر فخر ہے (۷) کہ ہمارے درمیان بدھ مذہب کے ماننے والے اور ان کے بڑے پجاری موجود ہیں۔ میں ان سب کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ ہندو مذہب کے ماننے والے اور ان کے نمائندے اور عظیم مذہبی رہنما۔ اور سکھوں کے نمائندے اور ان کے عظیم مذہبی رہنما موجود ہیں۔ (۸) میں آج سب کو اس تقریب میں خوش آمدید کہتا ہوں۔
میں چاہتا ہوں کہ آج سب مل کر اپنے خدا کو پہچانیں اور یاد کریں۔
ہمارا خدا! ایک خدا۔ اور ہر کوئی یقین رکھتا ہے کہ وہ ایک ہے (۹)۔ آج ہم یاد کریں گے۔ اور ساتھ ہی ساتھ ہم بدھ کی جگاؤ، بھگوان کرشنا کا پیار اور سکھوں کے حوصلہ کو۔ (۱۰)
اس زمینی جنت کی چھت کے نیچے ہر مذہب اپنی خوشبو قائم رکھے۔ (۱۱)
میں بات کو اختتام کرتے ہوئے کہنا چاہتا ہوں کہ آج ہم سب مل کر خدا کو پکاریں۔ وہ خدا جو تمام خوب صورتی اور وقار رکھتا ہے۔

دورانِ تقریب مختلف مذاہب کے رہنماؤں کو دعوت دی گئی کہ وہ سُر میں اپنی کتابوں سے بھجن اور دعائیں سنائیں۔ لہٰذا اسٹیج پر یہ سب کچھ کیا گیا۔ حالانکہ یہ تقریب ایک نام نہاد اسلامی جماعت جو کہ قرآن کا راستہ ہونے کا دعویٰ کرتی ہے، اس نے منعقد کی تھی اور اسٹیج پر اللہ اور رسول کے نام کے بینر لگے ہوئے تھے۔ وہاں پر سوچے سمجھے منصوبے کے تحت یہ سب کچھ ہوا۔ ذرا دل تھام کر پڑھیے:

☐ ہندو پنڈت نے رامائن سے متن پڑھتے ہوئے رام، سیتا، لکشمن اور دیگر بتوں کو پکارا۔

☐ ایک اور ہندو پنڈت (شیوا) نے پڑھنا شروع کیا: ''اوم نموشیوایا'' ہماری تمام رکاوٹیں دور کرنے والا بھگوان گنیش ہے ''اوم شری گنیش ینامایا'' (میں نے اپنا سر بھگوان گنیش کے سامنے جھکایا)۔

☐ ایک اور ہندو پنڈت (بھٹ) نے سنسکرت سے پڑھنا شروع کیا۔ ''پوری دنیا ایک خاندان کی طرح ہے'' وغیرہ وغیرہ۔ ہری اوم۔۔۔۔۔۔۔اوم شانتی، شانتی، شانتی، (میرے غم دور کردے اے بھگوان اوم! اے سب سے برتر بھگوان۔۔۔۔۔امن، امن، امن)

☐ یہ سب کا سب ڈھول پر موسیقی کے ساتھ پڑھا گیا۔

☐ اسی طرح اسٹیج پر سکھ بھی موجود تھے۔ جنہوں نے اپنی کتاب سے نغمے اور بھجن پڑھنا شروع کیے۔ (ڈھول اور طبلے پر موسیقی کے ساتھ) (۱۲ اور ۱۳)

اس کے بعد حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں قصیدہ بردہ شریف موسیقی کے ساتھ پڑھا گیا۔

ڈاکٹر طاہر کا کھلے شرک پر اور بتوں کی پوجا پر رضامندی ظاہر کرنا:

''اس کے بعد ڈاکٹر طاہر نے اسٹیج پر لوگوں سے کہا:

"اب ہم کیا کریں گے۔ ذرا انتظار کرو۔ آپ اپنی اپنی زبان میں اپنے اپنے ربّ کا نام بلند کریں گے۔ آپ اپنے مذہب اور طریقے کے مطابق اپنے اپنے ربّ کا نام بلند کریں گے۔ ہر مذہب کا نمائندہ اپنے ربّ (خدا) کا نام اپنے رواج، مذہب اور زبان میں اپنے اپنے ربّ کا نام لے سکتا ہے (۱۴)۔ مگر زور سے۔

اور مسلمان کہیں گے 'اللہ' اور اللہ کے معنی خدا کے علاوہ اور کچھ نہیں۔ یہ مسلمانوں کے لیے کوئی خاص چیز نہیں۔ عربی زبان میں خدا کو، برہما کو، ربّ کو، خالق کو اللہ کہتے ہیں۔ یہ آپ جانتے ہیں (۱۵)۔ لیکن آپ اپنے اپنے ربّ کا جو نام مقرر ہے، بلند کریں گے۔ اپنے اپنے مذہب کے مطابق (۱۶)۔ آج ہم مل کر اپنے خدا کو اپنے طریقے کے مطابق پکارتے ہیں۔

بعد میں حاضرین محفل نے 'اللہ اللہ' کا ذکر شروع کر دیا۔

اس کے بعد ڈاکٹر طاہر نے ذاتی طور پر ہندو پنڈت سے گزارش کی۔ جو لفظ آپ چاہو (۱۷) جو بھی الفاظ آپ بولنا چاہو، جو بھی نام لینا چاہو، اپنے مذہب کے مطابق، (۱۸) آپ پکارو۔

پھر ڈاکٹر طاہر۔ جو اپنے آپ کو شیخ الاسلام کہتے ہیں۔ ان کی ایما پر پھر یہ سب کچھ ہوا۔

☐ ہندو پنڈت نے دھن میں پڑھنا شروع کیا: ''ہرے کرشنا، ہرے کرشنا، کرشنا، کرشنا، کرشنا، ہرے، ہرے، ہرے، رام ہرے، رام، رام۔۔۔''

☐ ڈاکٹر طاہر کے اشارے پر مائکروفون عیسائی پادری کو دیا گیا۔ اس نے پڑھا ''جیسس، جیسس، فادر گاڈ آمین"

☐ ڈاکٹر طاہر کے اشارے پر مائکروفون ایک اور ہندو پنڈت کو دیا گیا، جس نے سُر میں پڑھنا شروع کیا: ''نموح بدھائے، نموح بدھائے، نموح بدھائے''

☐ پھر مائکروفون پنڈت شیوا کی طرف بڑھایا گیا، جس نے پڑھا: ''اوم جرو پروشایا ...اوم نموح شوایا نما ہم''

☐ پھر ڈاکٹر طاہر کے اشارے پر مائکروفون سکھوں کو دیا گیا، انہوں نے بولنا شروع کیا: ''وائی گرو، وائی گرو، بولے سونہال ست سری اکال''

☐ سکھوں سے مائکروفون لینے کے بعد ڈاکٹر طاہر نے "لا الہ الا اللہ" (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں) پڑھنا شروکیا اور ہال میں لوگوں نے بھی پڑھنا شروع کیا (۱۹)۔

☐ جب تمام لوگ ذکر میں مشغول تھے۔ ڈاکٹر طاہر نے مائکروفون بتوں کی پوجا کرنے والے ایک بدھ پنڈت کو دے دیا۔ جس نے دورانِ ذکر بلند آواز میں پڑھنا شروع کر دیا: ''نموح بھدایا، نموح بھدایا۔'' (۲۰)

جس کسی بھی کافر کو مائکروفون دیا گیا، اس نے باطل معبودوں سے دعا کی، اور کھلا شرک کیا۔

ڈاکٹر طاہر نے دوبارہ کہنا شروع کیا: '' آپ نے دیکھا کیسے مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے ایک ساتھ ایک چھت کے نیچے کھڑے ہیں۔ کیسے پوری انسانیت اپنے الگ اعتقاد و یقین، مذہب اور رسم ورواج کے ساتھ کھڑی ہے۔ یہ سب ساتھ مل کر رہ سکتے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ ایک دنیا بنائیں، ایسی دنیا جس کے مستقبل میں تمام لوگ ایک ساتھ کھڑے (ہوں)، ایک ساتھ رہیں، ایک ایسے ماحول میں جس میں امن ہی امن ہو۔ پھر سے کہو اللہ اللہ ۔۔۔ ماشاءاللہ!

ڈاکٹر طاہر کے کفریہ اقوال اور اعمال:

(۱) یہ سب جانتے ہیں کہ انجیل اب اپنی اصلی حالت میں نہیں۔ ڈاکٹر طاہر کس طرح کا ئریلا پن انجیل سے لینا چاہتا ہے؟ کیا ڈاکٹر طاہر نہیں جانتا کہ اس میں تبدیلیاں ہو چکی ہیں؟ اور تبدیل شدہ انجیل کے مطابق حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کو اللہ کا بیٹا بتایا جاتا ہے؟ جو

کہ بغیر کسی شک کے کفر ہے؟

فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ يَكْتُبُونَ الْكِتٰبَ بِاَيْدِيهِمْ ثُمَّ يَقُولُونَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِيَشْتَرُوا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيلًا ؕ فَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ اَيْدِيهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا يَكْسِبُونَ ○ (سورۂ بقرہ، آیت نمبر ۷۹)

ترجمہ: تو خرابی ہے ان کے لیے جو کتاب اپنے ہاتھ سے لکھیں، پھر کہہ دیں یہ خدا کے پاس سے ہے کہ اس کے عوض تھوڑے دام حاصل کریں تو خرابی ہے ان کے لیے ان کے ہاتھوں کے لکھے سے، اور خرابی ان کے لیے اس کمائی سے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً ۪ وَّلَا تَتَّبِعُوا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ○ (سورۂ بقرۃ، آیت نمبر ۲۰۸)

ترجمہ: اے ایمان والو! اسلام میں پورے داخل ہو اور شیطان کے قدموں پر نہ چلو، بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

(۲) پوری اسلامی دنیا اس بات کو جانتی ہے کہ اس وقت توریت تحریف شدہ ہے۔ کس قسم کے نغمے ڈاکٹر طاہر توریت سے لینا چاہتا ہے؟ کیا وہ نہیں جانتا کہ اس وقت توریت میں اللہ کے احکامات اپنی اصل حالت میں نہیں؟ یہاں تک کہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا میں نے توریت میں کچھ اچھا لکھا دیکھا ہے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کیا تمہیں قرآن کافی نہیں؟"

(۳) آخر ڈاکٹر طاہر کہنا کیا چاہتا ہے؟ اس سے تو صاف ظاہر ہے کہ ڈاکٹر طاہر کے لیے قرآن کافی نہیں، وہ تمام کتابوں کے کفریہ اقوال کو جمع کر کے ایک نئی کتاب بنانا چاہتا ہے۔ یہ کھلے لفظوں میں قرآن کا انکار ہے۔

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُونَ ○ (سورۃ الحجر آیت نمبر ۹)

ترجمہ: بے شک ہم نے اُتارا ہے یہ قرآن اور بے شک ہم خود اس کے نگہبان ہیں۔

وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا ؕ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ○ (سورۃ الانعام آیت ۱۱۵)

ترجمہ: اور پوری تیرے رب کی بات سچ اور انصاف میں اس کی باتوں کا کوئی بدلنے والا نہیں اور وہی سنتا جانتا۔

(۴) یہاں پر دیگر مذاہب کی ''مقدس کتابوں'' سے ڈاکٹر طاہر کی مراد یقینی طور پر وید، پرانا، رامائن، گیتا، گرنتھ وغیرہ ہیں۔ یعنی ہندوؤں، سکھوں، بدھ، جین مذہب کی کتابیں، جو مکمل طور پر مشرکانہ عقائد اور اسلام کے مخالف نظریات سے بھری پڑی ہیں۔ کیا ڈاکٹر طاہر کو اجازت ہے کہ وہ ان کتابوں کو مقدس کہے؟ ڈاکٹر طاہر ان کتابوں کے عقائد ملا کر دنیا کو ایک نئی کتاب دینا چاہتا ہے۔ کیا یہ کھلا کفر نہیں؟

(۵) قرآن حکیم میں اللہ عزوجل نے واضح طور پر فرمادیا کہ یہودیت اور نصرانیت قطعی طور پر ابراہیم علیہ السلام کے وصیت کردہ دین پر نہیں ہیں۔ پر ڈاکٹر طاہر کا نظریہ اس کے برعکس ہے، تو مسلمان کو اللہ کا حکم ماننا ہے یا ڈاکٹر طاہر کا؟

مَا كَانَ إِبْرٰهِيمُ يَهُودِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِيفًا مُّسْلِمًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝ (سورۂ آل عمران آیت ٦٧)

ترجمہ: ابراہیم نہ یہودی تھے اور نہ نصرانی، بلکہ ہر باطل سے جدا مسلمان تھے اور مشرکوں سے نہ تھے۔

وَقَالُوا كُونُوا هُودًا أَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوا ؕ قُلْ بَلْ مِلَّةَ إِبْرٰهٖمَ حَنِيفًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝ (سورۂ بقرۃ آیت ١٣٥)

ترجمہ: اور کتابی بولے یہودی یا نصرانی ہو جاؤ، راہ پاؤ گے، تم فرماؤ بلکہ ہم تو ابراہیم کا دین لیتے ہیں، جو ہر باطل سے جدا تھے اور مشرکوں سے نہ تھے۔

(٦) ہمیں حیرت ہے کہ کسی اور کو یہ سب آوازیں کیوں نہیں سنائی دیتیں۔ ہر بار کی طرح ڈاکٹر طاہر برگزیدہ بندوں کے نام اور جھوٹی کرامتیں اور خوابوں کے ذریعے لوگوں کو دھوکہ دینا چاہتا ہے۔

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا أَوْ قَالَ أُوحِيَ إِلَيَّ وَلَمْ يُوحَ إِلَيْهِ شَيْءٌ وَّمَنْ قَالَ سَأُنْزِلُ مِثْلَ مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ ؕ وَلَوْ تَرٰى إِذِ الظّٰلِمُونَ فِي غَمَرٰتِ

الْمَوْتِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَاسِطُوْٓا اَيْدِيْهِمْ ۚ اَخْرِجُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ وَ كُنْتُمْ عَنْ اٰيٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ ○ (سورۂ انعام آیت ۹۳)

ترجمہ: اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا کہے مجھے وحی ہوئی اور اسے کچھ وحی نہ ہوئی اور جو کہے ابھی میں اُتارتا ہوں ایسا جیسا اللہ نے اتارا اور کبھی تم دیکھو جس وقت ظالم موت کے سختیوں میں ہیں اور فرشتے ہاتھ پھیلائے ہوئے ہیں کہ نکالو اپنی جانیں آج تمہیں خواری کا عذاب دیا جائے گا بدلہ اس کا کہ اللہ پر جھوٹ لگاتے تھے اور اس کی آیتوں سے تکبر کرتے۔

اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ○
(سورۂ مجادلہ آیت ۱۶)

ترجمہ: انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنالیا ہے، تو اللہ کی راہ سے روکا تو ان کے خواری کا عذاب ہے۔

هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ○ وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ○ (سورۂ آلِ عمران، آیت ۱۳۸/ ۱۳۹)

ترجمہ: یہ لوگوں کو بتانا اور راہ دکھانا اور پرہیز گاروں کو نصیحت ہے، اور نہ سستی کرو اور نہ غم کھاؤ، تمہیں غالب آؤ گے اگر ایمان رکھتے ہو۔

(۷) قرآن گواہ ہے کہ منافق کافروں سے عزت کا طلب گار ہوتا ہے۔ اس کے برعکس مومن صرف اللہ ہی سے عزت کا امیدوار ہوتا ہے۔

(۸) کسی کفریہ مذہب کے رہنما کو عزت دینا۔ اس وجہ سے کہ وہ اس مذہب کا پیشوا ہے، یہ کفر ہے۔ ڈاکٹر طاہر نے پادریوں، یہودیوں، ہندو پنڈتوں، سکھوں، بودھ پنڈتوں یعنی راہ سے بھٹکے ہوئے اور راہ سے بھٹکانے والوں کو اور ایک سے زائد باطل خداؤں کی پوجا کرنے والوں کو اور کفر کی تعلیم دینے والوں کو کہا ''عظیم رہنما'' اور ''اکرام والے''! حالانکہ قرآن ان سب کو خلق میں سب سے ذلیل و بدتر بتاتا ہے۔

وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ جَمِيْعًا فَقَالَ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ؕ قَالُوْا لَوْ هَدٰىنَا اللّٰهُ لَهَدَيْنٰكُمْ ؕ سَوَآءٌ عَلَيْنَآ اَجَزِعْنَآ اَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِنْ مَّحِيْصٍ ○ (سورۃ ابراہیم، آیت ۲۱)

ترجمہ: اور سب اللہ کے حضور علانیہ حاضر ہوں گے تو جو کمزور تھے وہ بڑائی والوں سے کہیں گے ہم تمہارے تابع تھے کیا تم سے ہو سکتا ہے کہ اللہ کے عذاب میں سے کچھ ہم پر سے ٹال دو کہیں گے اللہ ہمیں ہدایت کرتا تو ہم تمہیں کرتے (ف ۵۲) ہم پر ایک سا ہے چاہے بے قراری کریں یا صبر سے رہیں ہمیں کہیں پناہ نہیں۔

(۹) ایک اور احمقانہ جملہ جو اس نے بکا کہ "ہر کوئی یقین رکھتا ہے کہ وہ ایک ہے" کیا وہ مشرک کافر جنہیں ڈاکٹر طاہر نے عظیم رہنما کہا، وہ ایک خدا کو مانتے ہیں؟ وہ تو ہزاروں جھوٹے دیوتاؤں کو مانتے ہیں! قرآن مجید اس بات پر گواہ ہے کہ عیسائی بھی تین خداؤں پر یقین رکھتے ہیں اور یہودی دو پر یقین رکھتے ہیں۔ تو کیا مسلمان فرمانِ خداوندی کو سچ تسلیم کریں گے یا ڈاکٹر طاہر کی بکواس کو؟

اِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اِنٰثًا ۚ وَاِنْ يَّدْعُوْنَ اِلَّا شَيْطٰنًا مَّرِيْدًا ○

(سورۃ نساء آیت ۱۱۷)

ترجمہ: شرک والے اللہ کے سوا نہیں پوجتے مگر کچھ عورتوں کو اور نہیں پوجتے مگر سرکش شیطان کو۔

الْكٰفِرُوْنَ ① لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ② وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ③ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ④ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ⑤ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ○ (سورۃ کافرون آیت ۱-۶)

ترجمہ: تم فرماؤ اے کافرو، نہ میں پوجتا ہوں جو تم پوجتے ہو، اور نہ تم پوجتے ہو جو میں پوجتا ہوں، اور نہ میں پوجوں گا جو تم نے پوجا، اور نہ تم پوجو گے جو میں پوجتا ہوں، تمہیں تمہارا دین اور مجھے میرا دین۔

(۱۰) معلوم ہوتا ہے ڈاکٹر طاہر کے لیے قرآن کی تعلیمات کافی نہیں! (معاذ اللہ) یہ قرآن پاک کا رَد اور قرآن کی سنگین توہین ہے۔ وہ بدھا کے جگاؤ' کرشنا کے پیار اور سکھوں کی پر اُمیدی جیسی چیزوں کو یاد رکھنا چاہتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ بدھا ایک شہزادہ تھا جس نے ایک نیا مذہب مرتب کیا اور اس کا نام بدھ مت رکھا گیا۔ یہ بدھ مت مذہب اسلام کے برعکس عقائد سے بھرا ہوا ہے۔ ہندوؤں کی تحریروں سے ثابت ہے کہ کرشنا بچپن سے چور تھا اور زِنا کا عادی تھا۔ کیا ڈاکٹر طاہر اس قسم کے پیار کو آگے بڑھانا چاہتا ہے؟ سکھوں کا مذہب اسلام کے بہت عرصے کے بعد بنایا گیا ہے۔ کیا اس دنیا کو اسلام کے بعد کسی اور دین کی ضرورت ہے؟ اس کے اس ایک جملے میں تمام دین کا انکار ہے، ہزاروں کفر شامل ہیں۔ استغفر اللہ!

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمًا ﴿۴۰﴾ (سورۂ احزاب آیت ۴۰)

ترجمہ: محمد تمہارے مَردوں میں کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے پچھلے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔

(۱۱) ارشادِ خداوندی ہے کہ صرف اسلام پر ہی عمل کیا جائے اور اس کے یہاں اس کے علاوہ کوئی اور دین مقبول نہیں۔ لیکن ڈاکٹر طاہر کہتا ہے کہ تمام مذاہب کو چلتے رہنے چاہیے۔ ڈاکٹر طاہر اس بات کا دعویٰ کر رہا ہے کہ سارے ادیان صحیح ہیں، اور ان کو پھولنا پھلنا چاہیے۔ تو اب اسلام کی کیا ضرورت رہی؟

اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ ۗ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًاۢ بَيْنَهُمْ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝ (سورۂ آل عمران، آیت ۱۹)

ترجمہ: بے شک اللہ کے یہاں اسلام ہی دین ہے، اور پھوٹ میں نہ پڑے کتابی مگر بعد اس کے کہ انہیں علم آچکا اپنے دلوں کی جلن سے اور جو اللہ کی آیتوں کا منکر ہو تو بیشک اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔

وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ

الْخٰسِرِيْنَ○ (سورۂ آل عمران آیت ۸۵)

ترجمہ: اور جو اسلام کے سوا کوئی دین چاہے گا وہ ہرگز اس سے قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں زیاں کاروں سے ہے۔

(۱۲) غیر اللہ کو خدا ماننے کے عقائد کو عام کرنا اور اس پر عمل کرنے کی ترغیب یہ کھلا کفر ہے اور کفر ہوتا ہوا دیکھ کر خوش ہونا بھی کفر ہے۔ قارئین کو اس بات کی یاد دہانی کروائی جاتی ہے کہ جتنے بھی افراد اس تقریب میں شامل ہوئے تھے اور غیر اللہ کی عبادت ہوتے ہوئے دیکھ رہے تھے اور اسے روکنے کی بجائے اس پر خوش ہو رہے تھے۔ وہ تمام کفر سے خوش ہونے کی وجہ سے اپنے ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ انہیں چاہیے کہ وہ فوراً توبہ کریں اور کلمہ شریف پڑھیں، تجدیدِ نکاح کریں۔ کفر سے راضی ہونا کفر ہے اور بے شک کفر کی ہرگز معافی نہیں۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِيْدًا○ (سورۂ نساء آیت ۱۱۶)

ترجمہ: اللہ اسے نہیں بخشتا کہ اس کا کوئی شریک ٹھہرایا جائے اور اس سے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہے معاف فرما دیتا ہے اور جو اللہ کا شریک ٹھہرائے وہ دور کی گمراہی میں پڑا۔

اِتَّبِعْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ○ (سورۂ انعام آیت ۱۰۶)

ترجمہ: اس پر چلو جو تمہیں تمہارے ربّ کی طرف سے وحی ہوتی ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور مشرکوں سے منہ پھیر لو۔

(۱۳) وہ باطل خداؤں کی عبادت کر رہے تھے اور شیطانی آلہ یعنی ڈھول بجا کر اپنے اپنے مذہبی گیت گا رہے تھے۔ اور یہ سب کچھ ایک نام نہاد اسلامی جماعت کی نگرانی اور ایما پر ہو رہا تھا!

وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ وَاَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ وَشَارِكْهُمْ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ وَعِدْهُمْ ۚ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ

إِلَّا غُرُوْرًا ○ (سورۂ اسرائیل آیت ٦٤)

ترجمہ: اور ڈگا دے (بہکا دے) ان میں سے جس پر قدرت پائے اپنی آواز سے اور ان پر لازم باند (فوج چڑھا) لا اپنے سواروں اور اپنے پیادوں کا اور ان کا ساجھی ہو مالوں اور بچوں میں اور انہیں وعدہ دے اور شیطان انہیں وعدہ نہیں دیتا مگر فریب سے۔

(۱۴) ڈاکٹر طاہر نے کافروں کے رہنماؤں سے کہا ''ہر مذہب کا نمائندہ اپنے رب (خدا) کا نام اپنے رواج، مذہب اور زبان میں اپنے اپنے رب کا نام لے سکتا ہے'' یہاں پر ڈاکٹر طاہر نے کافروں کے لیے اپنی محبت کو ظاہر کیا اور کہا کہ وہ اپنے بتوں اور جھوٹے دیوتاؤں کو پکاریں۔ جن کے لیے ڈاکٹر طاہر نے صاف الفاظ میں کہا کہ ''تمہارے ربّ'' پھر اس نے کہا کہ ''اپنے مذہب کے مطابق'' جبکہ وہ جانتا ہے کہ ان کے مذاہب باطل ہیں اور وہ ہزاروں خداؤں کو مدد کے لیے پکارتے ہیں۔ ڈاکٹر طاہر کے اس عمل نے اسے مرتد (مذہب سے پھرا ہوا) بنا دیا۔ (نقطہ نمبر ۱۶ کا مطالعہ بھی فرمایئے) ہم اس سے پوچھتے ہیں۔ مخلوقات کے لیے کتنے خدا ہیں؟ کیا ایک اللہ ربّ ذوالجلال ہی تمام کا خدا نہیں؟

لَهٗ دَعْوَةُ الْحَقِّ ؕ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُمْ بِشَيْءٍ اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ اِلَى الْمَآءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهٖ ؕ وَمَا دُعَآءُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ○ (سورۂ رعد آیت ١٤)

ترجمہ: اسی کا پکارنا سچا ہے، اور اس کے سوا جن کو پکارتے ہیں وہ ان کی کچھ بھی نہیں سنتے مگر اس کی طرح جو پانی کے سامنے اپنی ہتھیلیاں پھیلائے بیٹھا ہے، کہ اس کے منہ میں پہنچ جائے اور وہ ہرگز نہ پہنچے گا اور کافروں کی ہر دعا بھٹکتی پھرتی ہے۔

قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ فَلَا يَمْلِكُوْنَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيْلًا ○ (سورۂ اسرائیل آیت ٥٦)

ترجمہ: تم فرماؤ، پکارو انہیں جن کو اللہ کے سوا گمان کرتے ہو تو وہ اختیار نہیں رکھتے تم سے تکلیف دور کرنے اور نہ پھیر دینے کا۔

(۱۵) ڈاکٹر طاہر نے کہا ''اللہ'' عربی کا لفظ ہے۔ جو خدا، برہما، ربّ اور خالق کو کہتے

ہیں۔'' اگر کوئی کافر صرف یہ کہہ دے کہ وہ صرف ایک خدا کی عبادت کرتا ہے (اور وہ اسے برہما کا نام دیتا ہے) تب بھی اس کا ایمان اس ایک خدا پر نہیں۔ جو اسلام نے ہمیں خدا کے بارے میں تعلیم دی۔ کافر جس کی بھی عبادت کریں وہ عبادت کیا جانے والا اللہ تعالیٰ نہیں ہوگا۔ کیونکہ ان کا ایمان خدا کی ذات اور اس کی صفات کے بارے میں بالکل مختلف ہے۔ اس بارے میں جو اسلام نے ہمیں خدا کے بارے میں سکھایا۔ اور ڈاکٹر طاہر ان کو مخاطب ہو کر کہہ رہا ہے جو ایک خدا کو نہیں مانتے۔ بلکہ کئی بتوں کی پوجا کرتے ہیں۔

اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ ؕ اَنْتُمْ لَهَا وٰرِدُوْنَ ۝ (سورۂ انبیاء، آیت ۹۸)

ترجمہ: بے شک تم اور جو کچھ اللہ کے سوا تم پوجتے ہو سب جہنم کے ایندھن ہو تمہیں اس میں جانا۔

اَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ ۚ مَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُنْۢبِتُوْا شَجَرَهَا ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَّعْدِلُوْنَ ۝ (سورۂ نمل آیت ۶۰)

ترجمہ: یا وہ جس نے آسمان و زمین بنائے اور تمہارے لیے آسمان سے پانی اتارا، تو ہم نے اس سے باغ اُگائے رونق والے تمہاری طاقت نہ تھی کہ ان کے پیڑ اُگاتے کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور خدا ہے، بلکہ وہ لوگ راہ سے کتراتے ہیں۔

(۱۶) ڈاکٹر طاہر نے ان کافروں سے کہا ''تم کوئی بھی لفظ بول سکتے ہو، جو تمہارے خدا کے لیے خاص ہے، تمہارے دین کے مطابق'' ہمارا اس سے سوال ہے۔ کیا ان کے مذاہب درست عقائد پر مشتمل ہیں؟ کیا تم نہیں جانتے کہ وہ کتنے بتوں کی عبادت کرتے ہیں؟ اور وہ انسان، بندر، ستارے، سورج، چاند، ہاتھی وغیرہ کے بت بنا کر ان کی پوجا کرتے ہیں؟ کیا تم یہ سب بخوبی نہیں جانتے حالانکہ تم اپنے آپ کو شیخ الاسلام منواتے پھرتے ہو؟ منہاج کے تم بانی ہو، اسلام پر کتابیں لکھتے ہو۔ اور یہ بنیادی بات تم کو نہیں پتا؟ کیا تم نہیں جانتے کہ وہ کافر یہ سمجھتے ہیں کہ خداؤں کی پیدائش ہوتی ہے، ان کی شادیاں ہوتی ہیں، جنسی

قربت کے ذریعے ان کے بچے پیدا ہوتے ہیں، وہ کھاتے، سوتے بھی ہیں وغیرہ وغیرہ؟ کیا تم نہیں جانتے کہ ان کے "خدا" ایک دوسرے پر جنگ کرتے ہیں اور ہر ایک خدا کے پاس ایک 'خاص' طاقت ہے؟

ہاں! تم یہ سب جانتے ہو اور پھر بھی تم ان کے عقائد و نظریات سے خوش ہو اور تمھاری کوشش یہی ہے ان کے عقائد کو آگے بڑھاؤ۔ جناب "شیخ الاسلام" کیا یہ کھلا کفر نہیں ہے؟

مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اَسْمَآءً سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ○ (سورۂ یوسف آیت نمبر ۴۰)

ترجمہ: تم اس کے سوا نہیں پوجتے مگر نرے نام (فرضی نام) جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے تراش لیے ہیں، اللہ نے ان کی کوئی سند نہ اتاری حکم نہیں مگر اللہ کا، اس نے فرمایا کہ اس کے سوا کسی کو نہ پوجو، یہ سیدھا دین ہے، لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

اَمَّنْ جَعَلَ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّجَعَلَ خِلٰلَهَآ اَنْهٰرًا وَّجَعَلَ لَهَا رَوَاسِيَ وَجَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ؕ۶۱

(سورۂ نمل آیت نمبر ۶۱)

ترجمہ: یا وہ جس نے زمین بسنے کو بنائی، اور اس کے بیچ میں نہریں نکالیں اور اس کے لیے لنگر بنائے اور دونوں سمندروں میں آڑ رکھی کیا اللہ کے ساتھ اور خدا ہے بلکہ ان میں اکثر جاہل ہیں۔

(۱۷) ڈاکٹر طاہر نے کافروں کو یہ کہا کہ وہ جو الفاظ چاہتے ہیں وہ کہیں۔ ڈاکٹر طاہر نے یہ کہہ کر ان سب کے لیے اپنی محبت کو ظاہر کر دیا۔ ایک سوچی سمجھی سازش کے تحت یہ عمل میں لایا گیا کہ وہ کسی بھی خدا کی عبادت کریں۔ اور ڈاکٹر طاہر نے واضح اور صاف الفاظ میں کہا کہ "کوئی بھی الفاظ، کوئی بھی الفاظ جو تم چاہتے ہو، کوئی بھی نام استعمال کرو" جتنی بھی عبادات اس تقریب میں کی گئیں وہ تمام توہین خداوندی، توہین پیغام رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھیں اور وہ تمام غیر اللہ کی عبادت کی گئیں۔ یہ حیران کن بات ہے کہ لوگ اب بھی ڈاکٹر طاہر کی پیروی

کرنا چاہتے ہیں۔ اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ اسلام کے پیغام کو عام کر رہا ہے۔ حالانکہ وہ تو کفر کو فروغ دے رہا ہے، کفر کی بقا کے لیے دعائیں کر رہا ہے۔

کچھ دنوں بعد جب ڈاکٹر طاہر سے پوچھا گیا تو اس نے وہی الفاظ دوہرائے اور کہا (Any Go..)! وہ لفظ (God) مکمل کرنا چاہتا تھا۔ وہ ایک بار پھر یہ کہنا چاہتا تھا کہ 'ان کے خدا' وہ یہ اعتراف کر رہا تھا کہ وہ یہ جانتا ہے کہ وہ اپنے بتوں کو پکاریں گے۔ اور اس بات پر اسے کوئی ندامت نہیں ہے۔ درحقیقت وہ اپنے اس عمل سے خوش تھا۔ اس نے اسی انٹرویو میں پھر کہا کہ 'انہوں نے اپنے خداؤں کے لیے وہ الفاظ استعمال کیے جو وہ اپنے خداؤں کو پکارنے کے لیے استعمال کرتے ہیں: ''اب تو کوئی شک نہ رہا کہ وہ اس بات سے بخوبی واقف تھا کہ وہ وہاں پر شرک کریں گے اور وہ سب کچھ اس کی رضامندی اور ایما پر ہوا۔ اللہ کی پناہ!''

قَالَ اَفَتَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنۡفَعُكُمۡ شَيۡـًٔا وَّلَا يَضُرُّكُمۡؕ ۞٦٦ اُفٍّ لَّكُمۡ وَلِمَا تَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ ؕ اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ ○ (سورۂ انبیاء آیت ٦٦، ٦٧)

ترجمہ: کہا تو کیا اللہ کے سوا ایسے کو پوجتے ہو جو نہ تمہیں نفع دے اور نہ نقصان پہنچائے۔ تف ہے تم پر اور ان بتوں پر جن کو اللہ کے سوا پوجتے ہو، تو کیا تمہیں عقل نہیں۔

اَمَّنۡ يَّهۡدِيۡكُمۡ فِىۡ ظُلُمٰتِ الۡبَرِّ وَالۡبَحۡرِ وَمَنۡ يُّرۡسِلُ الرِّيٰحَ بُشۡرًاۢ بَيۡنَ يَدَىۡ رَحۡمَتِهٖ ؕ ءَاِلٰـهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ تَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشۡرِكُوۡنَ ۞٦٣ (سورۂ نمل آیت ٦٣)

ترجمہ: یا وہ جو تمہیں راہ دکھاتا ہے اندھیریوں میں خشکی اور تری کی اور وہ کہ ہوائیں بھیجتا ہے اپنی رحمت کے آگے خوش خبری سناتی کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور خدا ہے، برتر ہے اللہ ان کے شرک سے۔

۱۸۔ یہاں ایک اور بار ڈاکٹر طاہر نے کافروں کے لیے اپنی محبت کا اظہار کیا اور اس نے انہیں کہا کہ وہ کسی بھی نام سے اپنے بتوں اور جھوٹے خداؤں کو پکاریں۔ اس نے صاف الفاظ میں کہا کہ ''اپنے مذہب کے مطابق اپنے خداؤں کو پکارو''۔ اسے اس بات کا علم تھا کہ وہ ایک سچے معبود اللہ تعالیٰ کو نہیں پکاریں گے۔ لیکن پھر بھی ڈاکٹر طاہر نے ان کافروں کو اس کام

پر اُبھارا! کیا بتوں کو پکارنا شرک نہیں؟ کیا یہ بدترین کفر نہیں؟ کیا شرک سے راضی ہونا کفر نہیں؟

اِنۡ هِیَ اِلَّاۤ اَسۡمَآءٌ سَمَّیۡتُمُوۡهَاۤ اَنۡتُمۡ وَ اٰبَآؤُكُمۡ مَّاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنۡ سُلۡطٰنٍ ؕ اِنۡ یَّتَّبِعُوۡنَ اِلَّا الظَّنَّ وَ مَا تَهۡوَی الۡاَنۡفُسُ ۚ وَ لَقَدۡ جَآءَهُمۡ مِّنۡ رَّبِّهِمُ الۡهُدٰی ﴿۲۳﴾ (سورۂ نجم آیت ۲۳)

ترجمہ: وہ تو نہیں مگر کچھ نام کہ تم نے اور تمہارے باپ دادا نے رکھ لیے ہیں، اللہ نے ان کی کوئی سند نہیں اُتاری، وہ تو نرے گمان اور نفس کی خواہشوں کے پیچھے ہیں، حالانکہ بیشک ان کے پاس ان کے رب کی طرف سے ہدایت آئی۔

۱۹۔ ڈاکٹر طاہر نے اس کے بعد "لا الہ الا اللہ" پڑھنا شروع کر دیا۔ (یعنی اللہ تعالٰی کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔) اس قسم کی منافقت شاید دنیا کی تاریخ میں منظر عام پر نہ آئی ہوگی۔ ایک طرف ڈاکٹر طاہر باطل معبودوں کی عبادت کو عام کر رہا ہے اور دوسری طرف کہہ رہا ہے کہ اللہ ایک ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ وہ کلمہ صرف دھوکہ دینے کے لیے زبان سے ادا کر رہا ہے۔

اَلَمۡ تَرَ اِلَی الَّذِیۡنَ تَوَلَّوۡا قَوۡمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَیۡهِمۡ ؕ مَا هُمۡ مِّنۡكُمۡ وَ لَا مِنۡهُمۡ ۙ وَ یَحۡلِفُوۡنَ عَلَی الۡكَذِبِ وَ هُمۡ یَعۡلَمُوۡنَ ﴿۱۴﴾ (سورۂ مجادلۃ، آیت ۱۴)

ترجمہ: کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جو ایسوں کے دوست ہوئے جن پر اللہ کا غضب ہے، وہ نہ تم میں سے نہ ان میں سے، وہ دانستہ جھوٹی قسم کھاتے ہیں۔

اِذَا جَآءَكَ الۡمُنٰفِقُوۡنَ قَالُوۡا نَشۡهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوۡلُ اللّٰهِ ۘ وَ اللّٰهُ یَعۡلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوۡلُهٗ ؕ وَ اللّٰهُ یَشۡهَدُ اِنَّ الۡمُنٰفِقِیۡنَ لَكٰذِبُوۡنَ ﴿۱﴾ (سورۂ منافقون، آیت ۱)

ترجمہ: جب منافق تمہارے حضور حاضر ہوتے ہیں کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ حضور بیشک یقیناً اللہ کے رسول ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ تم اس کے رسول ہو اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ منافق ضرور جھوٹے ہیں۔

۲۰۔ جس وقت مجلس میں لوگ "لا الہ الا اللہ" پکار رہے تھے، اس وقت ڈاکٹر طاہر نے اپنی منافقت کا دوبارہ اظہار کیا۔ ذرا غور کرو مسلمانو! اس نے اسی دوران مائکروفون ایک

کافر بت پرست بدھ پنڈت کو دیا اور اس نے اپنے بتوں کو پکارنا شروع کر دیا۔ کیا اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ کسی باطل خدا کی عبادت کی جا سکتی ہے؟ کیا اس سے بدتر منافقت آپ نے کبھی دیکھی یا سنی ہے؟

ڈاکٹر طاہر کی مشرکانہ دعائیں کروانے کے بارے میں جواب

ان اعتراضات کے جواب میں جو ڈاکٹر طاہر نے لندن میں مشرکانہ دعائیں کروائیں یوٹیوب پر ویڈیو کے ذریعے دیا گیا Is Multifaith Prayer allowed in Islam اب ڈاکٹر طاہر کا جواب ملاحظہ کریں:

حاضرین میں سے ایک شخص اُٹھا۔ اُس نے ڈاکٹر طاہر سے سوال کیا: ”میرا سوال اس واقعہ کی طرف ہے جو انسانیت کے لیے امن کانفرنس میں پیش آیا۔

ڈاکٹر طاہر: ہاں! ہاں۔ ویمبلے میں منعقد ہوئی تھی۔

سوال کرنے والا: جی ویمبلے برطانیہ میں آپ کی تقریب کے ایک حصے میں مختلف مذاہب کے ماننے والے مل کر ذکر کر رہے تھے، اس کے متعلق کافی لوگوں نے سوال اٹھایا، تو آپ اس کے متعلق وضاحت کر دیں۔

ڈاکٹر طاہر: الحمدللہ! وہ کانفرنس ’انسانیت کے لیے امن‘ کے لیے تھی اور اس تقریب کا ایک اہم حصہ یہ تھا کہ مل کر دعائیں کرنا۔ سب مذاہب کا مل کر امن کے لیے دعائیں کرنا۔ اس کانفرنس میں ہر مذہب کے لوگ، تمام لوگوں کو دعوت تھی اور ان سے کہا گیا کہ وہ اپنے طریقے کے مطابق اپنے مذہب کے رواج کے مطابق دنیا میں امن کے لیے دعا کریں۔“ پکارو تم اپنے خدا کو، اپنی دعا میں کہ وہ اس تمام زمین پر تمام انسانیت کے لیے امن و سلامتی قائم کر دے۔ جس طرح آپ کا مذہب آپ کو سکھاتا ہے۔“ تو ہر ایک کو اس کی اجازت تھی اور آخر میں مسلمانوں نے بھی یہی کیا اور اس کے بعد ’لا الہ الا اللہ‘ کا ذکر ہوا آخر میں۔ اور تمام ہی شرکا جو وہاں موجود تھے، تمام مذاہب کے لوگ، وہ اس میں شامل ہوئے اور اختتام میں ’لا الہ الا اللہ‘ اور قصیدہ بردہ ہوا۔

وہ تمام عقائد و مذہب کے ماننے والوں کو ان کے طریقے کے مطابق ایک ساتھ دعا

کرنے کا موقع تھا۔ جو یہ سوال اُٹھ رہا ہے کہ ہر مذہب کے ماننے والے کو بلایا گیا تھا۔ اور وہ سب ایک ساتھ دعا کر رہے تھے۔ تو میں یہ کہوں گا کہ یہ عبادت نہیں تھی، یہ صرف دعا تھی۔ تو انہوں نے دعا کی، ہر ایک انسانیت کے امن کے لیے دعائیں کر رہا تھا۔ ہر ایک اپنے رب سے دعا اپنے مذہب کے مطابق کر رہا تھا۔ صرف اور صرف امن انسانیت کے لیے اور ہر ایک نے اپنے خدا کو اپنے عقیدے کے مطابق پکارا۔ تو شریعت کا اس فصل کے مطابق کیا حکم ہے؟ یہ فصل جو میں نے کہا، جو میں نے لندن میں منعقد کروایا، یہ کوئی بدعتِ حسنہ نہیں، بلکہ یہ تو سنّتِ رسول ہے۔ اس پر کوئی خاموشی نہیں ہے، قرآن وسنّت اس پر خاموش نہیں ہیں، بلکہ اس پر نبی پاک کا عمل موجود ہے۔ جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ حضور کی سنّت ہونے کی وجہ سے جائز ہے۔

حدیث میں بہت مشہور واقعہ ہے کہ نجران سے ۶۰ نصرانیوں کا وفد جو کہ عیسائی پیشواؤں پر مشتمل تھا مدینہ شریف آیا۔ انہوں نے صحابہ کرام سے کہا کہ وہ اپنے رسول سے پوچھیں کہ کیا انہیں یہاں رکنے کی اجازت ہے؟ رسول اللہ نے انہیں اپنی مسجد نبوی شریف میں قیام کی اجازت دے دی۔ تو اس عیسائی وفد کو مسجد نبوی شریف میں قیام کی اجازت دے دی گئی۔ تو وہ ۶۰ نصرانی رہنما وہاں پر ٹھہرے۔

یہ صرف ایک مرتبہ کی بات نہیں بلکہ جب عیسائی پیشواؤں کا وفد ایتھوپیا (حبشہ) سے مدینے آیا، انہیں مسجد نبوی شریف میں رکنے دیا گیا۔ جہاں انہیں کھانا اور ہر قسم کی سہولیات دی گئیں۔ اس وفد کے قیام کے دوران ''نجران کے وفد'' ان کی عبادت کا وقت آ پہنچا، اور یہ لوگ اپنے طریقے پر ہی عبادت کرنا چاہتے تھے۔ انہوں نے صحابہ سے پوچھا، صحابہ نے حضور کی خدمت میں عرض کیا، ''یا رسول اللہ! وفد کے لوگ اپنے طریقے کے مطابق عبادت کرنا چاہتے ہیں، آپ ان کا عقیدہ جانتے ہیں اور سب کو پتہ ہونا چاہیے کہ عیسائیوں کے عقیدہ میں، ان کے ایمان میں کوئی تبدیلی نہیں آئی ہے۔ نبی پاک کے اُٹھ جانے کے بعد۔ حضور کے زمانے کے بعد جو کچھ ان کا عقیدہ آج ہے، وہی عقیدہ ان کا حضور کے زمانے میں بھی تھا۔ قرآن کے نزول کے وقت بھی وہی تھا۔ کیونکہ اس وقت بھی وہ تین خدا کو مانتے

تھے۔ وہ خدا کے ساتھ خدا کے بیٹے کو بھی مانتے تھے جس کی وجہ سے قرآن نے ان کا رَد کیا کہ تین خدامت کہو۔ قرآن میں ان کے اس عقیدہ کا رد آیا۔ ان کے عقیدہ میں یہ سب کچھ تھا۔

توصحابہ نے پوچھا: کہ ہم ان کو عبادت کرنے کی اجازت کس جگہ پر دیں۔ اس لیے کہ وہ اپنے عقیدہ اور مذہب کے مطابق عبادت کریں گے اور ان کا مذہب تو توحید کے خلاف ہے؟

حضور جانتے تھے کہ عیسائی ایک خدا کو مانتے ہیں۔ لیکن خدا کے لیے بیٹا بھی مانتے ہیں۔ جو ہمارے نزدیک صحیح نہیں ہے۔ عیسائی اقانیم ثلاثہ (یعنی Trinity) پر یقین رکھتے۔ یعنی تین خدا ایک میں ہیں اور ایک خدا تین میں ہے۔ ہم ان کے اس عقیدہ کو اس تاویل کو نہیں مانتے۔ توصحابہ کے عرض کرنے پر حضور نے فرمایا، ''انہیں میری مسجد میں اپنے مذہب کے مطابق عبادت کرنے کی اجازت ہے۔'' تو حضور نے اپنی مسجد میں انہیں عبادت کرنے کی اجازت دی۔ تو اِس وفد نے جیسی وہ اپنے کلیسے (Church) میں عبادت کرتے تھے، اسی طرح مسجد نبوی میں بھی عبادت کی۔

تو میرے خیال میں ویمبلے لندن میں منعقد ہونے والی تقریب مسجد نبوی سے زیادہ تقدس والی تو نہ تھی۔ جب حضور نے انہیں اجازت دیدی تو پھر ہم مذہبی یک جہتی اور تمام انسانی مذاہب کے ساتھ دوستی دکھانے کی خاطر کیوں ہم انہیں ان کے مذہب کے مطابق عبادت کرنے کی اجازت نہیں دے سکتے؟ تو اس پورے واقعے سے حضور کی سنت ثابت ہوئی۔

اب آپ کا تیسرا سوال۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے دل ودماغ کو کھلا رکھیں۔ اپنے بنیادی عقائد پر سمجھوتہ کیے بغیر، لیکن جب تمام مذاہب، عقائد وتہذیب ایک جمع ہوں تو سب کو اجازت ہونی چاہیے کہ وہ جس طرح چاہیں عبادت کریں۔ یہی دینِ اسلام کی جامعیت ہے، اس کی خوب صورتی ہے، اور حضور کے عمل سے ثابت ہے۔

یہی وجہ ہے کہ جب پہلی فلاحی ریاست مدینے کا آئین لکھا گیا تو اس کی شق ۲۸ر میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لکھا ''بنی عوف کے یہودی اور مسلمان اج ایک واحد اُمّت اور قوم ہیں۔'' لیکن وہ اپنے مذہب اور ہم اپنے دین کے مطابق خدا کی عبادت کریں گے، ہر ایک

آزاد ہوگا۔ یہ کہ وہ جس طرح چاہے عبادت کرے، ہم اسے روک نہیں سکتے۔ ''دین میں کوئی زبردستی نہیں۔'' (القرآن) یہی نظریہ اسلام، سنّتِ نبوی اور ارشادِ خداوندی ہیں۔

ڈاکٹر طاہر کے جوابات کا جائزہ:

ا۔ اس نے کہا کئی خداؤں کی پوجا کرنے کی نہ صرف اجازت ہے بلکہ یہ تو بہتر بھی ہے۔ اس کے بارے میں اس نے کہا کہ یہ صرف بدعتِ حسنہ (قابلِ تعریف جدت) ہی نہیں بلکہ حقیقت میں وہ تو حضور ﷺ کی سنّت تھی۔ استغفر اللہ! ڈاکٹر طاہر نے اپنے کفر کا عذر تلاش کرنے کے لیے حضور ﷺ پر تہمت لگا دی کہ حضور ﷺ شرک کو نظر انداز کیا کرتے تھے۔ ڈاکٹر طاہر نے اپنے دعوے کو سچ ثابت کرنے کے لیے 'نجران کے عیسائی وفد' والی حدیث کا حوالہ دیا۔ جس میں اپنی طرف سے بڑے بڑے جھوٹ شامل کیے۔

عیسائی وفد کے ملاقات کے بارے میں حقائق:

☆ حضور ﷺ تمام انسانیت کے سردار ہیں اور تمام کائنات کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ آپ نے نہ صرف عیسائیوں بلکہ کئی دوسرے وفود کو بھی اجازت دی کہ وہ آئیں اور حضور ﷺ سے مسجد نبوی میں ملاقات کریں۔ مگر ان کو صرف اسلام کی دعوت دینے کی خاطر اور ان کے ان سوالات کی وضاحت کرنے کے لیے جو انہیں سچے دین کے بارے میں درپیش ہوں، دعوت دی گئی۔ حضور ﷺ نے کبھی کسی کو اس بات کی دعوت نہ دی کہ وہ مسجد نبوی میں آ کر شرک یا کفر بھری پوجا کریں۔

☆ جب مدینہ میں نجران کے عیسائیوں کا وفد آیا اور مسجد پہنچا تو حضور اکرم ﷺ اور آپ کے صحابہ نماز پڑھ رہے تھے۔ اور یہ عصر کی نماز کا وقت تھا۔

☆ اتفاقاً اس وقت عیسائیوں کی عبادت کا وقت ہوگیا۔ تو نجران کے لوگوں نے اپنا منہ مشرق کی طرف کر کے عبادت شروع کر دی اور انہوں نے کسی سے اجازت نہ لی۔

☆ جب صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عیسائیوں کو عبادت کرتے دیکھا تو حیران رہ گئے اور انہوں نے چاہا کہ عیسائیوں کو روکیں۔ حضور ﷺ نے اپنی بے انتہا دانش مندی کی بنا پر اپنے صحابہ کو فرمایا، انہیں ان کے حال پر چھوڑ دو۔ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ حضور

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوئی اجازت دے دی تھی کہ وہ مسجد نبوی میں اپنی عبادت کریں۔ یہ معاملہ اسی واقعہ کی طرح ہے کہ ایک بدّو نے مسجد کے اندر پیشاب کیا تھا تو جب صحابہ کرام علیہم الرضوان نے انہیں روکنے کے لیے آگے بڑھے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا کہ ان کو اپنے حال پر چھوڑ دو۔ اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بدّو کو سمجھایا کہ یہ مسجد ہے، اس جگہ عبادت کی جاتی ہے۔ اسے پاک رہنا چاہیے، لہٰذا یہاں پیشاب کرنا جائز نہیں۔

☆ عیسائی پادری اور ان کے ماننے والے اسلام کے بارے میں جاننے کے لیے آئے تھے۔ جب وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملنے کے لیے گئے تو پہلی مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے ملاقات نہ فرمائی۔ کیونکہ وہ مہنگے کپڑے اور سونے کے زیورات پہنے ہوئے تھے۔ دوسرے دن جب انہوں نے اپنا حلیہ تبدیل کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے ملاقات فرمائی اور ان سے ان کے عقائد کے بارے میں بات کی اور انہیں اسلام کی دعوت دی۔

☆ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے جھوٹے عقائد کو غلط ثابت کیا اور ان کے سامنے اسلام پیش کیا۔ جب انہوں نے اس بات کو قبول نہ کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے پیغمبر ہیں، تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں مباہلہ کی دعوت دی۔ عیسائی وفد کے رہنماؤں نے اس کے بارے میں سوچا اور پھر اس دعوت کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ انہیں اپنے خوفناک انجام کا پورا یقین تھا۔

☆ عیسائی اس بات پر راضی ہو گئے کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ صلح کریں گے۔ اور اس صلح کے لیے انہیں اس بات پر راضی کیا گیا کہ وہ جزیہ اور خراج ادا کریں گے۔ عیسائیوں کے وہ دو راہنما جنہوں نے مباہلے کو مسترد کر دیا تھا، وہ بعد میں مسلمان ہو گئے۔

اس من گڑھت ثبوت کے بارے میں ہمارے ڈاکٹر طاہر سے چند سوال۔

۱) کیا ڈاکٹر طاہر یہ ثابت کر سکتا ہے کہ عیسائی اپنے ساتھ مسجد کے اندر بت اور صلیبیں لائے تھے اور ان کے آگے جھک رہے تھے؟ اس سوال کا جواب اس حقیقت کو مدنظر رکھتے ہوئے دیا جانا چاہیے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صرف اس بنا پر عیسائیوں سے پہلے ملاقات سے انکار کر دیا تھا کہ وہ سونے کے زیورات پہنے ہوئے تھے۔

۲) کیا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عیسائیوں سے فرمایا کہ تم اپنے خدا کی عبادت کرو؟ جیسے کہ

ڈاکٹر طاہر کا دعویٰ ہے؟

۳) کیا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں اس بات کی ہدایت دی ہے کہ ہم عیسائیوں کو مسجد میں دعوت دیتے ہوئے اس بات کی اجازت دیں کہ وہ اپنے مذہب کے مطابق اپنی عبادت کریں؟ اگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقصد انہیں ان کے مذہب پر رہنے دینا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مباہلہ کی دعوت کیوں دی؟

۴) کیا یہ دعویٰ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات پر ایک تہمت نہیں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوری طرح کفر کو نظر انداز کر دیا؟

۵) کیا یہ بات ہمیں معلوم نہیں ہے کہ تمام انبیا علیہم السلام توحید کے پیغام کے ساتھ تشریف لائے اور یہ نا قابلِ تصور ہے کہ ان میں سے کوئی ایک کبھی بھی تھوڑی دیر کے لیے بھی شرک اور اللہ کی شان میں گستاخی کو نظر انداز کر دیں گے یا اس کو جاری رکھیں گے؟

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۶۲﴾ لَا شَرِیْكَ لَهٗ ۚ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ ﴿۱۶۳﴾ (سورۃ الانعام آیت ۱۶۲-۱۶۳)

ترجمہ: تم فرماؤ بیشک میری نماز اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا سب اللہ کے لیے ہے، جو ربّ سارے جہان کا۔ اس کا کوئی شریک نہیں، مجھے یہی حکم ہوا ہے اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں۔

قُلْ هٰذِهٖ سَبِیْلِیْۤ اَدْعُوْۤا اِلَى اللّٰهِ ؔ عَلٰى بَصِیْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِیْ ؕ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَاۤ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿۱۰۸﴾ (سورہ یوسف، آیت ۱۰۸)

ترجمہ: تم فرماؤ میری راہ ہے میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں میں اور جو میرے قدموں پر چلیں دل کی آنکھیں رکھتے ہیں اور اللہ کو پاکی ہے اور میں شریک کرنے والا نہیں۔

اُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ○ (سورۃ الانبیاء آیت ۶۷)

ترجمہ: تف ہے تم پر اور ان بتوں پر جن کو اللہ کے سوا پوجتے ہو، تو کیا تمہیں عقل نہیں۔

اِذْ جَآءَتْهُمُ الرُّسُلُ مِنْۢ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّا

اللہَ ؕ قَالُوْا لَوْ شَآءَ رَبُّنَا لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِکَۃً فَاِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِہٖ کٰفِرُوْنَ○

(سورۂ فصلت، آیت ۱۴)

ترجمہ: جب رسول ان کے آگے پیچھے پھرتے تھے کہ اللہ کے سوا کسی کو نہ پوجو، بولے ہمارا رب چاہتا تو فرشتے اُتارتا تو جو کچھ تم لے کر بھیجے گئے ہم اسے نہیں مانتے۔

قُلْ ھُوَ اللہُ اَحَدٌ۔ اَللہُ الصَّمَدُ۔ لَمْ یَلِدْ، وَلَمْ یُوْلَدْ۔ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ﴿۴﴾ (سورۂ اخلاص)

ترجمہ: تم فرماؤ وہ اللہ ہے وہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ اس کے جوڑ کا کوئی۔

۶) کیا حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے صحابہ کو یہ حکم نہ فرمایا تھا کہ وہ عیسائیوں، یہودیوں اور مشرکوں کو حجاز سے باہر نکال دیں؟

۷) کیا حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بذاتِ خود ۳۲ منافقوں کو مسجد نبوی سے نہیں نکالا تھا؟

اسی حدیث کی تحقیق اور ڈاکٹر طاہر کے جھوٹے دعوے کی تردید اور مکّاری جاننے کے لیے جناب ابوحسن کی کتاب ''Minhaji Fata Morgana'' کا مطالعہ کریں۔

قرآن کی ان آیات کو پڑھو، اور غور کرو کہ ڈاکٹر طاہر کتنا بڑا جھوٹا اور مکّار ہے۔

مَا کَانَ لِلْمُشْرِکِیْنَ اَنْ یَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللہِ شٰھِدِیْنَ عَلٰٓی اَنْفُسِھِمْ بِالْکُفْرِ ؕ اُولٰٓئِکَ حَبِطَتْ اَعْمَالُھُمْ ۚ وَفِی النَّارِ ھُمْ خٰلِدُوْنَ○ (سورۂ توبہ آیت ۱۷)

ترجمہ: مشرکوں کو نہیں پہنچتا کہ اللہ کی مسجدیں آباد کریں خود اپنے کفر کی گواہی دے کر ان کا تو سب کیا دھرا اکارت ہے اور وہ ہمیشہ آگ میں رہیں گے۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْمُشْرِکُوْنَ نَجَسٌ فَلَا یَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِھِمْ ھٰذَا ۚ وَاِنْ خِفْتُمْ عَیْلَۃً فَسَوْفَ یُغْنِیْکُمُ اللہُ مِنْ فَضْلِہٖٓ اِنْ شَآءَ ؕ اِنَّ اللہَ عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ○ (سورۂ توبہ، آیت ۲۸)

ترجمہ: اے ایمان والو! مشرک نرے ناپاک ہیں، تو اس برس کے بعد وہ مسجد حرام

کے پاس نہ آنے پائیں اور اگر تمہیں محتاجی کا ڈر ہے تو عن قریب اللہ تمہیں دولت مند کردے گا اپنے فضل سے اگر چاہے، بیشک اللہ علم وحکمت والا ہے۔

وَاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا۔ (سورۂ جن، آیت ۱۸)

ترجمہ: اور یہ کہ مسجدیں اللہ ہی کی ہیں تو اللہ کے ساتھ کسی کی بندگی نہ کرو۔

ب۔ڈاکٹر طاہر نے یہ بھی کہا کہ ''عیسائی وفد کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد کے اندر ٹھہرنے کی اجازت دی۔'' یہ ایک من گھڑت اور صاف جھوٹ ہے۔ جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ہو۔

ت۔ڈاکٹر طاہر نے یہ بھی کہا کہ: ''جب صحابہ کرام علیہم الرضوان نے وضاحت طلب کی تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''انہیں اجازت ہے کہ وہ مدینہ میں رہتے ہوئے مسجد نبوی کے اندر اپنے مذہب کے مطابق عبادت کریں۔'' یہ مکمل طور پر جھوٹ ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سخت تہمت ہے۔ کیا حضور کفر کرتے رہنے کی اجازت دیں گے؟

ث۔ایک دوسرے جواب میں ڈاکٹر طاہر نے کہا کہ: ''نجران کا عیسائی وفد مسجد نبوی میں ۲۰/دن تک ٹھہرا رہا اور اس دوران وہ اپنی عبادت کرتے رہے اور یہ سب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اجازت سے ہوا۔'' یہ ایک اور بڑا جھوٹ ہے۔ اور اللہ کے رسول پر زبردست بہتان۔ جو کہ توحید کو عام کرنے کے لیے بھیجے گئے نہ کہ شرک کی اجازت دینے کے لیے۔ نعوذ باللہ!

ج۔اس نے یہ بھی کہا ''انہوں نے مسجد میں عبادت کی جس طرح وہ اپنے گرجا گھروں میں عبادت کیا کرتے تھے''۔ ایک اور خوفناک جھوٹ۔ ڈاکٹر طاہر کے مطابق وہ بت اور صلیبیں اپنے ساتھ لائے تھے اور (ان) کے آگے جھکتے تھے۔ استغفر اللہ!

ح۔ڈاکٹر طاہر نے بار بار ''ان کے مذہب کے مطابق'' کہا۔ گویا کہ ہندو، بودھ، جین، سکھ، یہودی، عیسائی یہ سارے مذہب سچے مذہب ہیں! اگر ایسا نہیں ہے تو پھر اے نام نہاد شیخ الاسلام! تم نے ان سارے بت پرستوں کو، یہودیوں کو، صلیب کی پوجا کرنے والوں کو اپنے باطل معبودوں اور بتوں کی پوجا کرنے کی ترغیب کیوں دی؟ اس لیے کہ تم ان کہ کفر اور کھلے شرک سے راضی ہو۔

خ۔اس نے پھر کہا: ''اور انہوں نے اپنے خدا کا نام لیا، جیسا کہ وہ اسے پکارا کرتے

تھے۔ استغفر اللہ! استغفر اللہ! یہاں ڈاکٹر طاہر نے صاف اس بات کو تسلیم کیا کہ انہوں نے اللہ کے علاوہ کسی اور کو خدا کے طور پر پکارا ہے۔ یہ شرک ڈاکٹر طاہر کے نزدیک جائز ہے!

د۔ اس نے اپنے بیان ''ہر مذہب کی خوشبو باقی رہے'' کا کوئی جواب نہیں دیا۔

ذ۔ ڈاکٹر طاہر نے یہ بھی کہا کہ ''یہ عبادت نہ تھی یہ تو فقط دعا تھی''۔ تو ڈاکٹر طاہر کے مطابق ان دونوں باتوں میں فرق ہے. جبکہ حدیث تو ان دونوں کے بالکل برخلاف کہتی ہے۔ دُعا عبادت کی روح ہے۔ تو ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان پر یقین کرنا چاہیے یا پھر ڈاکٹر طاہر کی بات پر یقین کرنا چاہیے؟

ر۔ اپنے ہی بیان کی تردید کرتے ہوئے ڈاکٹر طاہر نے آگے کہا: ''حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے عبادت یعنی 'پوجا' کی اجازت دی گئی تھی۔'' تو ڈاکٹر طاہر کے مطابق بتوں کی پوجا کرنا مکمل طور پر ٹھیک ہے اور اس گھناونے کفر کی اجازت دینی چاہیے! سچائی یہ ہے کہ ڈاکٹر طاہر نے فقط اس کی اجازت نہ دی بلکہ اس نے ان کو اس کفر پر اُبھارا۔ نعوذ باللہ

OOOO

فصل ۳

وہ پوجا پاٹھ جو مندروں، گرجا گھروں وغیرہ میں ہوئی

قبل اس کے کہ ہم MQI اور IFR کے کرتوتوں کی تفصیل بیان کریں جو ان کے عقیدے تعلق رکھتے ہیں، ہم چاہتے ہیں اللہ عزوجل کے احکام اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکام پر ایک نظر ڈالیں:

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ○ (سورۂ نساء آیت ۱۴۴)

ترجمہ: اے ایمان والو! کافروں کو دوست نہ بناؤ مسلمانوں کے سوا، کیا یہ چاہتے ہو کہ اپنے اوپر اللہ کے لیے صریح حجت کرلو۔

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا ۚ وَاِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيْكُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖٓ اِنْ شَآءَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ○ (سورۂ توبہ، آیت ۲۷)

ترجمہ: اے ایمان والو! مشرک نرے ناپاک ہیں، تو اس برس کے بعد وہ مسجد حرام کے پاس نہ آنے پائیں اور اگر تمہیں محتاجی کا ڈر ہے تو عن قریب اللہ تمہیں دولت مند کردے گا اپنے فضل سے اگر چاہے، بیشک اللہ علم وحکمت والا ہے۔

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَآءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ ؕ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ○ (سورۂ توبہ، آیت ۲۳)

ترجمہ اے ایمان والو! اپنے باپ اور اپنے بھائیوں کو دوست نہ سمجھو، اگر وہ ایمان پر کفر پسند کریں، اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی کرے گا تو وہی ظالم ہیں۔

اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: ہر وہ شخص جو کسی مشرک سے وابستگی رکھے اور اس کے ساتھ زندگی بسر کرے تو گویا کہ وہ اسی کی طرح ہے۔ (ابوداؤد)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بندہ اپنے دوست کے مذہب پر ہوتا ہے تو ہر کسی کو چاہیے کہ وہ خوب اچھی طرح دیکھ لے کہ وہ کسے اپنا دوست بنا رہا ہے۔ (ابوداؤد)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر وہ شخص جو کسی قوم کی مشابہت اختیار کرتا ہے تو گویا وہ انہیں میں سے ہے اور ہر وہ شخص جو اُمرا کو خوش کرنے کے لیے کسی مسلمان کو دھمکی دے تو وہ یومِ حساب اسی ظالم امیر کے ساتھ اُٹھایا جائے گا۔ (التاریخ الخطیب)

عزیز مسلمانو! اسلام کے مقدس قوانین کو دوبارہ ذہن نشیں کرلو، پھر آگے پڑھو:

☐ کسی شخص کی تعظیم اس بنیاد پر کرنا کہ وہ کفریہ مذہب کا پیشوا ہے، یہ کفر ہے۔

☐ ایسے نشانات کی تعظیم کرنا جو کفر کے ساتھ خاص ہوں یہ بھی کفر ہے۔ جیسا کہ صلیب، بت وغیرہ کی تعظیم کرنا۔

☐ اسلام کی مقدس نشانیوں کا مذاق اُڑانا یا توہین کرنا کفر ہے۔ جیسا کہ قرآن، نماز وغیرہ۔

☐ اگر کوئی ان تقاریب کو منائے جو کفر وشرک پر مبنی ہوں تو یہ یقیناً کفر ہے۔ جیسا کہ ہولی، جن ماشٹمی، کرسمس منانا وغیرہ۔

اب ڈاکٹر طاہر کی تنظیموں کی بے ہودہ حرکتوں کی جھلکیاں ملاحظہ کیجئے! اور انصاف کیجیے! کیا یہ اسلام ہے؟؟؟

ڈاکٹر طاہر نے صرف اپنے غیر مسلم محبین کی دِل جوئی کے لیے ان تمام حدود کو پار کیا جو ربّ ذوالجلال نے مقرر کیں۔

۱۔ ہندوؤں کے مندر میں میلاد کی محفل کروانا۔ فروری ۲۰۱۲ء لاہور۔

۲۔ سکھ گردوارہ میں اقلیتوں کے دن کی تقاریب کا انعقاد کرنا۔ اگست ۲۰۱۰ء لاہور۔

۳۔ چرچ میں عید میلاد النبی کی تقریب کرنا۔ فروری ۲۰۱۰ء لاہور۔

۴۔ ہیرا کرشنا مندر میں ہندوؤں کے ساتھ مل کر ان کے تہوار ہولی کا منانا۔ مارچ ۲۰۰۹ء لاہور۔

۵۔ TMQ کے وفود کا متعدد بار دنیا بھر کے عیسائی گرجوں، یہودی معبد خانوں،

سکھوں کے گردواروں میں جانا اور تعظیم کے ساتھ وہاں ہاتھ باندھ کر کھڑے رہنا۔

ان تمام معاملات کی تصاویر ان کی ویب سائٹ پر اور یوٹوب پر ملاحظہ کر سکتے ہیں:

www.interfaithrelations.com

ہندوؤں کے مندر میں محفل میلاد: فروری ۲۰۱۲ء لاہور۔

یہ محفل میلاد ''سوامی بالمیک'' مندر میں منعقد کی گئی۔ یہ محفل T.V. پر بہت فخر سے نشر کی گئی۔ ان کی یہ ویب سائٹ ملاحظہ کیجئے:

http//:www.interfaithrelations.com/english/tid/16007/Mawlid-un-Nabi-SAW-celebrated-in-Temple-Hindus-celebrated-Milad-un-Nabi-PBUH-Under-Directorate-of-Interfaith-Relations-Minhaj-ul-Quran-International/

محفل کے دوران خرافات:

۱۔ ہندو پنڈتوں نے اپنے گانے والوں کے ساتھ مل کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعریف کی۔ جس میں میوزک بھی شامل تھا۔

۲۔ ہندو پنڈت اپنے روایتی لباس میں تھا اور اس کے شرکیہ نشانات بھی لگے ہوئے تھے۔ جیسا کہ ماتھے پر رنگ سے بنائے ہوئے نشانات۔

۳۔ مندر میں ایک بڑا پوسٹر آویزاں کیا گیا تھا۔ جو یہ اعلان کر رہا تھا کہ یہ محفل MQI اور مندر کی کمیٹی کی طرف سے منعقد کی گئی ہے۔

۴۔ پوسٹر کی ایک جانب گنبدِ خضرا اور دوسری جانب ہندوؤں کے دیوتا (اوم) کا نشان بنایا گیا تھا۔

۵۔ پنڈت کے گھر کی عورتیں اور بچے اپنے گھر کے دروازے پر کھڑے تھے جو کہ مندر کے اندر تھا، جس سے یہ ظاہر تھا کہ ان کے کمرے میں بتوں کی تصویریں ہیں۔

۶۔ اس کے بعد MQI کے وفد نے مندر میں نماز ادا کی۔ ویڈیو میں MQI کے تمام ارکان اور ہندو پنڈت اکٹھے کھڑے ہوئے اور دعا کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

اب ان نکات کی تفصیل:

۱۔ ہمارے اکثر اسلاف نام ''محمد'' صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔بغیر وضو کے ادا ہی نہ کرتے تھے!

حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ تعالیٰ کا مشہور قول ہے "اگر میں اپنی زبان کو سینکڑوں بار بھی عرقِ گلاب سے دھولوں پھر بھی میری زبان اس قابل نہیں کہ اس سے میں تمام مخلوق کے سردار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم گرامی ادا کروں۔"

احادیث کے ائمہ بازار میں احادیث کی تلاوت نہ فرماتے اور وہ اسے احادیث کریمہ کی بے ادبی سمجھتے۔ یہ ہندوان مشرکین میں سے ہیں کہ جن کے بارے میں رب ذوالجلال نے ارشاد فرمایا۔ "یہ نجس العین ہیں"۔ کیا MQI کے حامی یہ گمان کرتے ہیں کہ ہندوؤں کے دل اور ان کی زبانیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام لینے کے لیے پاک ہیں؟ اور یاد رکھیے! کہ یہ پنڈت صرف عام مشرک ہی نہیں بلکہ اس ظلمِ عظیم کی دعوت دینے والے بھی ہیں اور اس راہِ ہدایت (اسلام) سے روکنے والے مخلوق میں سب سے بدترین ہیں۔

۲۔ موسیقی کے یہ آلات شیطانی آلات ہیں اور معاذ اللہ ان آلات کے ساز کے ساتھ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام لیا گیا اور یاد رکھیے یہ وہی آلات ہیں کہ جنہیں پنڈت اپنے بتوں کو پوجتے ہوئے بجاتے ہیں اور مخصوص قسم کا رقص بھی کرتے ہیں۔

۳۔ MQI کی شرمناک گستاخی یہ بھی ہے، کہ وہ شرک کو فروغ دینے والی تنظیموں کی حمایت کرتے ہیں۔

۴۔ یہ کتنا نفرت انگیز عمل ہے کہ پوسٹر کے ایک طرف گنبد خضرا کی تصویر اور دوسری طرف (اوم) کے نشان کو پرنٹ کیا جائے۔ یقیناً یہ اسلام کی ایک عظیم نشانی کے ساتھ کھلی اور بے باک گستاخی ہے۔

"لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ"۔ یاد رکھیے! کہ 'محمد رسول' کے نام کلمہ میں بھی ہے۔ لیکن غور طلب بات یہ ہے کہ اس کے دونوں جانب اسم جلالت اللہ ہے! یہ ہے نامِ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت، جبکہ بے شرم MQI کے حامیوں نے گنبد خضرا کی تصویر کو "اوم" کے ساتھ چھاپ دیا جو کہ شرک کا ایک جانا پہچانا نام ہے۔

۵۔ ہماری عبادت نماز صرف ایک خدا اللہ کی طرف جھکنا ہے۔ اب MQI کے ممبران کی اس بے ہودگی کو دیکھیے کہ انہوں نے قصداً نماز کو ایسی جگہ پڑھا جو سرے سے توحید کا انکار

کرتی ہے۔

یہ ہماری نماز کی توہین اور ہمارے عقیدے کی عظیم بے حرمتی ہے. یہ بات بالکل واضح ہے کہ ڈاکٹر طاہر کا ایجنڈا تھا کہ ہندوؤں کو خوش کرے اور اپنے آنے والے انڈیا کے دورے کی تیاری کرے، جہاں اسے اسٹیٹ سیکورٹی فراہم کی گئی۔

ڈاکٹر طاہر اور اس کی تنظیموں نے اس سنگین جرم کے بارے میں کوئی جواب نہیں دیا۔ لگتا ہے اسلام کے مقدس نشانات کی بے حرمتی کو یہ جائز سمجھتے ہیں۔ استغفر اللہ

ڈاکٹر طاہر کے چند حامیوں نے انٹرنیٹ پر اس توہین کا دفاع اس طرح کرنے کی کوشش کی: کہ

ا۔ ہمیں معاشرے میں پیار و محبت کو پھیلانا چاہیے، ہمارے تمام بزرگانِ دین نے مخلوق کے ساتھ محبت کا درس دیا۔

جواب: ہر ایک سے محبت اور امن کی چاہت سے مراد یہ نہیں کہ ہم وہ کام کریں کہ جو اسلام میں قطعاً کفر ہو یا جو اسلام میں ممنوع ہوں۔ ہمارے کسی بزرگ نے ایسا نہیں کیا۔ غیر مسلم ہمارے بزرگوں کی طرف کھنچے چلے آتے تھے، نہ یہ کہ ہمارے بزرگ کسی گرجے میں گئے اور نہ ہی عیسائیوں کے خاص ترانے پڑھے، نہ کسی بت خانے میں گئے، نہ ہی رام کی پوجا کی اور نہ ہی اس طرف اپنے متبعین کو راغب کیا۔ بلکہ ہر بزرگ شریعت مطہرہ سے پوری طرح واقف اور اس پر عمل کرنے والے تھے۔ انہوں نے غیر مسلموں کو اسلام کی طرف بلایا اور ہمیشہ کفر کے خلاف جنگ کو جاری رکھا۔ امن و محبت دنیا میں پھیلانے کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ انسان اپنے ایمان کی بھینٹ چڑھا دے، اور کافر ہو جائے۔

اسلام کے تمام معاملات شریعتِ مطہرہ کے مطابق کیے جاتے ہیں، جس کی بنیاد قرآن و حدیث ہے۔ کوئی بھی کام اگر اسلام کے مقدس قوانین کے ساتھ ٹکراتا ہے تو اسے منسوخ کر دیا جاتا ہے۔

۲۔ آخر کار ہم اس بات میں کامیاب ہو گئے کہ کافروں سے حضور علیہ السلام کی تعریف کروائی۔

جواب: یہ کام اس جگہ کروایا گیا جو حضور علیہ السلام کے پیغام اور ان کی رسالت کا انکار کرتی ہے۔ اگر حضور علیہ السلام کی آمد سے انہیں خوشی ہوتی تو اس پیغام کو ضرور قبول کرتے جس کے ساتھ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا گیا۔

کیا آپ نے کبھی اس بارے میں سوچا۔ کہ ہندو صرف تصاویر اور T.V پر نشریات کے لیے یا محبت کی وجہ سے پڑھ رہے تھے؟ کیا اب نعت پڑھنے سے وہ ہندو ڈاکٹر طاہر کے مطابق ''اہلِ ایمان'' ہو گئے؟

سکھوں کے گردوارے میں اقلیتوں کے دن کی تقاریب:۔ اگست، ۲۰۱۰، لاہور

MQI کی ویب سائٹ پر MQI کے حامیوں نے ان تصویروں کو رکھا ہے، جن میں MQI کے ممبران گردوارے میں نظر آرہے ہیں - ان تصاویر میں MQI کے ممبران شرکیہ نشانات کے سامنے باادب کھڑے ہوئے، مشرکین رہنماؤں کی تعظیم میں کھڑے ہوئے اور اکٹھے دعا کرتے نظر آرہے ہیں۔

بپٹسٹ چرچ میں محفلِ میلاد: فروری ۲۰۱۰ء، لاہور

وہاں پر بھی یہ ناقابلِ برداشت حرکات مشاہدے میں آئی جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ ایک دردناک منظر یہ بھی تھا کہ پوسٹر پر گنبد خضریٰ کے ساتھ دوسری طرف صلیب (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ان کے زعمِ باطل میں سولی دینے کا نشان) کو پرنٹ کیا گیا اور یہ پوسٹر چرچ کی دیوار کے ساتھ آویزاں تھا، جب کہ ایک صلیب کا نشان دیوار پر بھی لگا تھا، یقیناً آپ سب اس بات سے بخوبی واقف ہیں کہ یہ وہ شان ہے جس کی تردید قرآن پاک نے کی ہے۔ اب اس شرمناک منظر کا تصور کیجیے کہ یہ تمام نشانات MQI ممبران کے سروں کے اوپر تھے اور ان کے سائے میں وہ لوگ میلاد منا رہے تھے۔ وہ بھی اس ذات کا میلاد جو شرک اور کفر کا قلع قمع کرنے کے لیے تشریف لائے تھے۔

ہندوؤں کے ساتھ ہولی کی تقریب کا انعقاد ہیرا کرشنا مندر:۔ مارچ ۲۰۰۹ء لاہور

MQI کے حامیوں نے ان تصاویر کو بھی اپنی ویب سائٹ پر فخر سے رکھا ہے منظر عام کے لیے۔ جس میں MQI کے ارکان کے چہرے ہولی کے سرخ رنگ سے رنگے ہوئے

ہیں-مزید یہ کہ شرکیہ نشانات کے سامنے باادب کھڑا ہونا، اکٹھے دعا کرنا-MQI کے ممبران نے بت پرستوں کے ساتھ مل کر اس شرکیہ رسم کو منایا۔

MQI کی مسجد میں عیسائیوں کی شرکیہ عبادت: جنوری ۲۰۰۶ء

اسلام کے دامن کو داغ دار کرتے ہوئے ڈاکٹر طاہر نے کرسمس کی تقاریب میں یہ اعلان کیا کہ MQI کی مساجد پوری دنیا میں عیسائیوں کے لیے کھلی ہیں۔اور انہیں اجازت ہے کہ وہ اس میں اپنی (شرکیہ) عبادت کر سکتے ہیں۔اس خوفناک کلام کو ڈاکٹر طاہر نے کئی مقامات پر دہرایا ہے۔

اسی لیے ایک مرتبہ عیسائیوں کے وفد نے MQI کی مسجد میں اپنی عبادت کی اور دیگر پجاری مسجد میں داخل ہوئے، ان کے سینوں پر صلیبیں آویزاں تھیں، وہ جھکے اپنے خاص طریقے سے اور اپنی عبادت میں محو ہو گئے۔جسے آپ ڈاکٹر طاہر کی تنظیم کی مندرجہ ذیل ویب سائٹ پر دیکھ سکتے ہیں:

http//:www.interfaithrelations.com/english/tid/3203/
A-Christian-delegation-prays-at-Minhaj-ul-Quran
-mosque-Masjid/

اس قسم کی کفریہ عبادت کو مسجد میں جائز قرار دینا ربّ ذوالجلال کے احکام کی کھلی نافرمانی ہے اور کفر ہے۔کیا اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا کہ،

وَّاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ﴿۱۸﴾ (سورۂ جن، آیت ۱۷)

ترجمہ: اور یہ کہ مسجدیں اللہ ہی کی ہیں تو اللہ کے ساتھ کسی کی بندگی نہ کرو۔

ڈاکٹر طاہر اور MQI کے دیگر ممبران سے ہمارے چند سوالات:

۱۔محبت اور امن و اتفاق کو پھیلانے کے معاملے میں کیا MQI کے ممبران بت پرستوں اور مشرکوں کو اپنے گھر بلانے کے لیے تیار ہیں کہ وہ وہاں آ کر بتوں پوجا کریں؟

۲۔کیا MQI کے ممبران ہندوؤں کو بھجن گانے اور شیوا کو سجدہ کرنے کے لیے اپنی مسجدوں میں بلا سکتے ہیں؟ وہاں کرشنا کنہیہ کا جنم دن منا سکتے ہیں؟ جب وہ کرسمس منا سکتے ہیں، تو یہ کیوں نہیں؟

۳۔ کیا MQI کے ممبران عیسائی پجاریوں کو اپنے گھروں میں بلا سکتے ہیں کہ وہ حضرت عیسیٰ اور بی بی مریم کی پوجا کریں؟ کیا وہ ان کے ساتھ شراب پینا اور سور کا گوشت کھانا پسند کریں گے؟ دوستوں کو تو ضرور اکٹھے کھانا پینا چاہیے۔

۴۔ جبکہ ڈاکٹر طاہر یہ زہر اُگل چکا ہے کہ عیسائی منہاج القرآن کے زیر اہتمام مساجد میں عبادت کر سکتے ہیں، تو کیا MQI کے ممبران یہ دیکھنا پسند کریں گے کہ عیسائی مسجد میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور بی بی مریم کے جعلی مجسموں کو پوج رہے ہوں؟

۵۔ کیا MQI کا کوئی ممبر اس بات کو ثابت کر سکتا ہے کہ گنبد خضریٰ کی تصویر کو ''اوم'' اور ''صلیب'' کے برابر لگانا، قرآن کی اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سخت توہین نہیں؟؟؟

۶۔ کیا MQI کا کوئی ممبر یہ ثابت کر سکتا ہے کہ ہندوؤں کے مندروں میں اور عیسائیوں کے گرجوں میں میلاد منانا میلاد شریف کی توہین نہیں؟

۷۔ مختلف ادیان کو ملانا اکبر بادشاہ کے کفر سے کس طرح الگ ہے؟

۸۔ کیا یہ تمام معاملات اس بات پر دلالت نہیں کرتے کہ ڈاکٹر طاہر اور اس کی تنظیمیں کفر سے راضی ہیں؟

۹۔ کیا یہ تمام باتیں کافروں کو یہ پیغام نہیں دیتیں، کہ وہ حق پر ہیں اور کافر رہنا ان کے لیے بالکل درست ہے اور انہیں اسلام قبول کرنے کی کوئی ضرورت نہیں؟؟؟

یہ تمام سوالات بہت سے ویب سائٹ پر بھی ذکر کیے، لیکن کوئی جواب نہیں آیا۔

OOOO

فصل ۴

ڈاکٹر طاہر کا کرسمس منانا

۱۱ر ستمبر ۲۰۰۱ء کے بعد ڈاکٹر طاہر نے عیسائیوں کے ساتھ دوستی کو فروغ دینا شروع کیا اور کرسمس کی تقاریب منعقد کرنے لگا۔ کرسمس کی ایک تقریب میں تقریر کرتے ہوئے ڈاکٹر طاہر نے ایک ایسا جملہ بولا جو کہ اسلام پر ایک بہت بڑا داغ اور علمائے اہلسنّت کے لیے ایک عظیم دھکا ہے۔ ایمان والوں کی خود ساختہ تعریف پیش کرتے ہوئے عیسائیوں اور یہودیوں کو بھی ایمان والوں میں شامل کر دیا، اس سے پہلے کہ ہم اس کی گھناؤنی تقریر کا تجزیہ کریں۔ قارئین سے گزارش ہے کہ چند احکام شرعیہ کو مدنظر رکھیں:

إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللهِ الْإِسْلَامُ ۗ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتٰبَ إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ ۗ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاٰيٰتِ اللهِ فَإِنَّ اللهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝ (سورۂ آل عمران، آیت ۱۹)

ترجمہ: بے شک اللہ کے یہاں اسلام ہی دین ہے، اور پھوٹ میں نہ پڑے کتابی مگر بعد اس کے کہ انہیں علم آچکا اپنے دلوں کی جلن سے اور جو اللہ کی آیتوں کا منکر ہو تو بے شک اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ إِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ (سورۂ آل عمران، آیت ۱۰۲)

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے اور ہرگز نہ مرنا مگر مسلمان۔

إِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۗ اُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ۝ (سورۂ بینہ، آیت ۶)

ترجمہ: بے شک جتنے کافر ہیں کتابی اور مشرک سب جہنم کی آگ میں ہیں ہمیشہ اس میں رہیں گے، وہی تمام مخلوق میں بدتر ہیں۔

- □ قرآن کی آیت اور صریح احکام کا انکار کفر ہے۔
- □ کسی شخص کی تعظیم اس وجہ سے کرنا کہ وہ کفریہ مذہب کا پیشوا ہے، کفر ہے۔
- □ اسلام کو دیگر ادیان کے برابر ٹھہرانا کفر ہے۔
- □ کفر پر راضی ہونا، کفر ہے۔
- □ ایسی تقاریب کا منانا کفر ہے، جس کی بنیاد شرک و کفر ہو۔
- □ یہ کہنا کہ مجھے پتہ نہیں کہ یہود و نصاریٰ جنت میں جائیں گے یا جہنم میں۔یہ کفر ہے۔

۲۰۰۶ء میں کرسمس کی تقریب میں ڈاکٹر طاہر کی تقریر

وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيْثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيْثَةٍ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ ○ (سورہ ابراہیم، آیت ۲۶)

ترجمہ: اور گندی بات کی مثال جیسے گندہ پیڑ کہ زمین کے اوپر سے کاٹ دیا گیا، اب اسے کوئی قیام نہیں۔

کرسمس پر ڈاکٹر طاہر کی تقریر

''آج کی یہ تقریب جو کرسمس سلیبریشن کے سلسلے میں تحریک منہاج القرآن کی طرف سے اور مسلم کرسچن ڈائیلاگ فورم (DF CM) کی طرف سے منعقد ہوئی ہے، جس میں ہمارے مسیحی بھائی اور ان کے مؤقر اور محترم رہنما ان کے دیگر مذہبی اور سماجی نمائندگان پادری صاحبان اور دیگر مسیحی برادری سے تعلق رکھنے والے ہمارے مرد اور خواتین حضرات اس دعوت پر تشریف لائے ہیں۔ میں صمیم قلب سے کرسمس پروگرام میں شرکت پر ان کی آمد پر خصوصی خوش آمدید کہتا ہوں اور کرسمس کے اس مبارک موقع پر مبارک پیش کرتا ہوں۔

کرسمس کی تقریب مسیحی دنیا میں اور مسیحی عقیدہ میں وہی اہمیت رکھتی ہے جو اسلامی عقیدے میں عید میلاد النبی کی اہمیت ہے۔ ۱۲؍ربیع الاول کو مسلمان عید میلاد النبی مناتے ہیں۔ میلاد birth کو کہتے ہیں۔ یہ حضور نبی کریم کا یومِ میلاد، یوم پیدائش پوری دنیا میں منایا جاتا ہے اور ہمارے مسیحی بھائی اور بہنیں پوری دنیا میں دسمبر کی اس تاریخ کو حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام حضرت یسوع مسیح علیہ السلام ان کی ولادت اور پیدائش کا دن یعنی یوم عید یسوع

مسیح علیہ السلام مناتے ہیں۔تو نیچر دراصل ان دونوں پروگراموں کی ایک ہے۔لہٰذا یہ بھی ایک قدرِ مشترک ہے۔اور مسلمان اسلامی عقیدے کے مطابق اس وقت تک مسلمان نہیں ہوسکتا، کلمہ پڑھنے کے باوجود نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ کے تمام ارکان ادا کرنے کے باوجود قرآنِ مجید پر ایمان رکھنے، اسلام کی جملہ تعلیمات پر ایمان بھی رکھے اور عمل بھی کرے مگر ان تمام ایمان کے گوشوں، تقاضوں اور ضرورتوں کو پورا کرنے کے باوجود اگر وہ صرف ایک شک کا انکاری ہے وہ یہ ہے کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام، حضرت یسوع مسیح علیہ السلام کی نبوت کا، رسالت کا، آپ کی بزرگی کا، آپ کے معجزات کا، آپ کی کرامت کا، آپ کی عظمت کا اگر وہ۔ ان کے نام کا اور ان کی بعثت کا اور ان کی وحی کا، ان کے پیغام کا اگر وہ انکار کرے اور کہے کہ میں ان کو نہیں مانتا۔تو تمام ایمان مختلف حقائق پر لائے ہوئے اس کو فائدہ نہیں دیں گے۔وہ ان سب کے ماننے کے باوجود کافر تصور ہوگا۔

پوری دنیا میں جب تقسیم کی جاتی ہے تو بلیورز (Believers) اور نون بلیورز (Non-believers) کی تقسیم آتی ہے، نون بیلیورز کو کفار کہتے ہیں علمی اصطلاح میں۔ اور بیلیورز ان کو کہتے ہیں جو اللہ کی بھیجی ہوئی وحی پر، آسمانی کتابوں پر، پیغمبروں پر ایمان لاتے ہوئے، مذہب ان کا کوئی بھی ہو۔تو جب بیلیورز اور نون بیلیورز کی تقسیم ہوتی ہے تو یہودی عقیدے کے ماننے والے لوگ اور مسیحی برادری اور مسلمان یہ تین مذاہب بیلیورز میں شمار ہوتے ہیں۔یہ کفار میں شمار نہیں ہوتے اور جو کسی بھی آسمانی کتاب پر، آسمانی نبی اور پیغمبر پر ایمان نہیں لاتے وہ نون بیلیورز کے زمرے میں آتے ہیں۔اور بیلیورز کی پھر آگے تقسیم ہے اہلِ اسلام اور اہلِ کتاب کی۔تو خود قرآن کریم میں کفار کے لیے احکام اور ہیں اور اہلِ کتاب کے لیے احکام اور ہیں۔تو قرآن مجید کا اگر گہرائی سے مطالعہ کیا جائے اور سنتِ محمدی کا اور حضور علیہ سلام کی تعلیمات کا تو واضح طور پر یہ جو رشتہ اور تعلق ہے ایمان، وحی آسمانی اور آخرت پر ایمان لانے کا، انبیا اور رُسل اور پیغمبروں اور اللہ کی بھیجی ہوئی وحی پر ایمان لانے کا، جزا اور سزا پر ایمان رکھنے کا علیٰ ھذا القیاس۔یہ وہ مشترکات ہیں جن کی بنیاد پر یہ عقیدے اور مذہب بہت قریب ہوجاتے ہیں۔

آپ اپنے گھر میں آئے ہیں قطعاً کسی دوسری جگہ پر نہیں۔آپ کی عبادت کا وقت ہو جا۔تو ابھی مسلمان عبادت مسجد میں کریں گے اگر آپ کی عبادت کا وقت ہو جائے تو مسجد منہاج القرآن کسی ایک وقت یا ایونٹ (event) کے لیے نہیں کھولی تھی ابدالآباد تک آپ کے لیے کھلی ہے۔یہ اس لیے نہیں کھولی تھی کہ ایک وقت کوئی سیاسی کام تھا یا سیاسی دور تھا یا شاید کوئی سمجھے کہ سیاسی ضروریات میں سے تھی۔اب تو میری کوئی سیاسی محتاجی نہیں ہے۔آپ سب کو اس بیان سے بری الذمہ کرتے ہوئے اب تو جو یہ سیاست کے اوپر غالب ہے میں تو انہیں جوتے کی نوک سے ٹھکرا چکا ہوں، جوتا مار چکا ہوں۔کوئی ضرورت نہیں ہے سیاست کی۔اب بھی اگر آپ کو بلایا اور ویلکم کیا ہے اور تقریب منعقد کی اور مسجد کھلے رہنے کا بھی اعلان کیا ہے تو اس کا مطلب ہے ہمارا کوئی اقدام کسی غرض پر مبنی نہیں ہوتا۔ہمارے ایمان پر مبنی ہوتا ہے۔شکریہ"

ڈاکٹر طاہر کی تقریر اور تقریب کے دوران خرافات کا جائزہ:

۱۔ بہت سی جگہ پر تقریر میں ڈاکٹر طاہر نے پادریوں کو تعظیم سے پکارا جب کہ ان کی پوری زندگی وحدتِ الٰہی کے رَد میں، قرآن کے رَد میں اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے رَد میں گزرتی ہے۔

۲۔کرسمس منہاج القرآن کے تحت تشکیل دیا گیا اور ڈاکٹر طاہر اس کے سربراہ ہیں۔ کرسمس منانا خود ہی توحید کے خلاف ہے، نافرمانی کا نشان ہے اور اس کے لیے تعظیم کا اظہار کرنا بے دینی ہے، تو پوری تقریب منعقد کرنا کتنا بدترین جرم ہے؟

۳۔خیال رہے کہ یہ تقریب (MCDF) کے تحت منعقد کی گئی تھی اور وہ (MQI) کی ایک شاخ ہے۔یہ تنظیم مسیحی پادریوں اور ڈاکٹر طاہر کے چیلوں پر مشتمل ہے۔

۴۔ مسیحیوں کو اپنا بھائی اور بہن بتایا گیا۔قرآن فرماتا ہے کہ صرف مومنین (اہلِ ایمان) ہی آپس میں بھائی ہیں اور کافر اور منافق یہ سب آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں۔

۵۔ مسیحیوں کو کرسمس ساتھ میں منانے پر شکریہ ادا کیا گیا اور مبارک باد دی گئی جبکہ یہ

مکمل طور پر غیر اسلامی جشن ہے۔ معاذ اللہ! کرسمس ماننا اللہ کے بیٹے کی پیدائش کی یاد منانا ہے، جسے عیسائیوں کا عقیدہ ہے تو یہ تو انہیں ان کے شرک پر مبارک باد دینا ہوا۔

۶۔ عید میلاد النبی کو کرسمس کے برابر ٹھہرایا گیا۔ یہ حضور ﷺ کی شان میں غلیظ گستاخی ہے اور اس پیغام کی جو وہ لیکر آئے، میلاد منانے کا مقصد لوگوں کو حضور ﷺ کی تعلیمات اور پیغام پر عمل کرانا ہے اور ''خدا کے بیٹے کا میلاد'' منانا کفر ہے۔

۷۔ یہ کہنا کہ کرسمس منانا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کا دن منانا ہے اصل بات کو چھپاتا ہے، کہ کرسمس منانا نعوذ باللہ خدا کے بیٹے کی پیدائش منانا ہے۔

۸۔ یہ کہہ کر کہ بنیادی طور پر دونوں تقریبات (عید میلاد النبی اور کرسمس) کی اصل ایک ہے۔ ڈاکٹر طاہر مسیحیوں کے شرک کو نظر انداز کر رہے ہیں اور عید میلاد النبی کی توہین کر رہا ہے۔ شاید وہ کوشش کر رہا ہے دونوں کے فرق کو مٹانے کی یا پھر رشید گنگوہی کی اس بکواس کو دوہرا رہا ہے ''میلاد النبی منانا کنہیا کی پیدائش کا دن منانے کے برابر ہے۔'' (معاذ اللہ)

۹۔ وہ کرسمس اور میلاد النبی کے منانے کے متعلق کہتا ہے کہ ان دونوں میں اشتراک ہے۔ حالانکہ عیسیٰ السلام کو ہم نبی مانتے ہیں جبکہ مسیح انہیں تین خداؤں میں سے ایک (خدا) مانتے ہیں یا اللہ کا بیٹا مانتے ہیں یا اللہ کا شریک مانتے ہیں۔ اور جہاں تک حضور ﷺ کا معاملہ ہے تو ہم انہیں اللہ کا آخری نبی مانتے ہیں اور اللہ کا محبوب جبکہ عیسائی انہیں ہرگز اللہ کے نبی نہیں مانتے، بلکہ ان سے نفرت کرتے ہیں۔

۱۰۔ ڈاکٹر طاہر کے اقوال کا مقصد ہی عیسائیوں کو خوش کرنا ہے۔ بجائے اس کے کہ انہیں کفر چھوڑنے اور اسلام قبول کرنے کی دعوت دے ڈاکٹر طاہر تو صرف مسلمانوں کو دھمکا رہے ہیں۔ انہیں (یعنی مسلمانوں کو) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نہ ماننے کے خوفناک انجام سے۔ انہوں نے جان بوجھ کر مسیحیوں کو اسلام قبول کرنے کی دعوت نہ دی۔ تو جب ایک نبی کے انکار سے مسلمان کافر ہو جاتا ہے، تو کیا عیسائی حضور کے انکار سے کافر نہیں؟

۱۱۔ جس وجہ سے وہ مسلمانوں کو کفر کے انجام سے ڈرا رہے ہیں، اسی طرح مسیحیوں کو کفر سے کیوں نہیں ڈرایا؟

۱۲۔ عیسائی اور یہودیوں کے کفر کا انکار بھی کفر ہے۔ اس بنیادی اصول کے انکار کے تحت جس طرح کفر کا الزام شیعہ اور قادیانی پر لاگو ہوتا ہے، اسی طرح ڈاکٹر طاہر پر بھی لاگو ہوتا ہے۔

۱۳۔ عیسائیوں اور یہودیوں کے اللہ کو ایک نہ ماننے کے باوجود، پورے قرآن کو جھٹلانے کے باوجود، اور نبی پاک کو جھٹلانے کے باوجود، ڈاکٹر طاہر کے نزدیک وہ اہلِ ایمان ہیں۔

۱۴۔ آگے کہتا ہے، کہ مسلمان، عیسائی اور یہودی یہ تینوں کفّار میں شمار نہیں ہوتے۔ تو مسلمانوں کو ان کے ساتھ برابر ٹھہرایا۔ ایمان کی حالت میں بھی اور کافر نہ ہونے کی حالت میں بھی۔ یعنی یہ تینوں برابر ہیں! مسلمانو! جاگو، سوچو! کیا تم یہودیوں اور عیسائیوں کے برابر ہو؟

۱۵۔ ڈاکٹر طاہر کی حماقت کی کوئی انتہا ہی نہیں۔ مسلمانوں کے لیے بھی یہ کہتا ہے کہ وہ کفّار نہیں! اس کے پاگل پن کا کوئی علاج بھی ہے؟

۱۶۔ ڈاکٹر طاہر نے دونوں طرف سے اپنے عقیدہ کو بیان کر دیا: کہ عیسائی اور یہودی اہلِ ایمان بھی ہیں اور کفّار بھی نہیں۔ اللہ، اللہ! یہ قرآن کی کتنی آیات کا کھلا رَد ہے؟ اور اس خبیث کا دعویٰ ہے وہ قرآن کے راستے پر ہے۔

۱۷۔ آگے کہتا ہے، کہ اہلِ ایمان کا کوئی بھی مذہب ہوسکتا ہے! یہ خبیث خدا کو جھوٹا ثابت کرنے پر تلا ہے! اور بھولے بھلے مسلمان اس کو اسلام کا مبلغ سمجھتے ہیں! مسلمانو! اگر کوئی اسلام چھوڑ کر یہودی ہو جائے یا عیسائی ہو جائے، تب بھی وہ ڈاکٹر طاہر کے نئے فارمولا کے مطابق جنّتی ہے۔ تو کیا تم اسلام کو چھوڑنا پسند کرو گے؟

۱۸۔ ڈاکٹر طاہر سمجھتا ہے قرآن کو آج تک کسی نے غور سے نہیں پڑھا! کیا یہ امّتِ مسلمہ کو گالی نہیں دے رہا؟

۱۹۔ اُمتِ مسلمہ پر ایک اور تہمت لگاتا ہے کہ احادیث کا بغور مطالعہ کیا جائے تو پتا چلے گا۔

۲۰۔ قرآن اور حدیث دونوں ہی متفقہ طور پر بیان کرتے ہیں کہ یہودی اور عیسائی کافر ہیں اور ان کا ٹھکانا جہنّم ہے، جبکہ ڈاکٹر طاہر کچھ اور ہی سمجھانا چاہتا ہے۔ یہ تمام ڈرامہ اس

لیے ہے کہ مسلمانوں کو یہ باور کرایا جائے کہ عیسائی انہیں کی طرح ہیں اور انہیں بھائی یا مومن کہنے میں ایمان میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔

۲۱۔ عیسائیوں کے لیے ڈاکٹر طاہر کی محبت اور دوستی کی انتہا دیکھو۔ وہ کہتا ہے کہ اس کی تنظیم کی عمارت (جس میں ایک مسجد بھی شامل ہے) عیسائیوں کا اپنا گھر ہے۔ یعنی وہ اپنے تمام تر معاملات وہاں پر انجام دے سکتے ہیں۔ جیسا کہ شراب پینا خنزیر کا گوشت کھانا وغیرہ! عیسائی یہ سب کام منہاج القرآن کی عمارت کے اندر کر سکتے ہیں، تو ڈاکٹر طاہر ہمیں بتاؤ کہ تمہاری تنظیم کو چلا کون رہا ہے؟ اور تمہاری عمارت کے لیے چندہ کس نے دیا ہے؟ اور کس کے کہنے پر تم کرسمس منعقد کر رہے ہو؟

۲۲۔ ڈاکٹر طاہر نے انہیں مکمل اجازت دی کہ وہ منہاج القرآن کی کسی بھی مسجد میں اپنی انجیل (جو کہ مکمل طور پر بدل چکی ہے) کے ساتھ داخل ہو سکتے ہیں اور وہ تین خداؤں کے نام پر عبادت بھی کر سکتے ہیں اور انہیں کوئی روک ٹوک نہیں اور وہ وہاں حضرت عیسی علیہ السلام، حضرت بی بی مریم کے مجسموں کو اور صلیب کو آویزاں کر سکتے ہیں اور انہیں سجدہ بھی کر سکتے ہیں۔ کیا اللہ رب العزت نے حکم نہیں دیا کہ مسجدیں صرف اسی کی عبادت کے لیے ہی مختص ہیں؟ اور ڈاکٹر طاہر چاہتا ہے کہ بیت اللہ کی بے حرمتی ایسے شرکیہ افعال کے ساتھ ہمیشہ جاری رہے!

۲۳۔ ڈاکٹر طاہر یہ کہتا ہے کہ تمام تر اقدامات جو کہ اس نے اور اس کی تنظیموں نے اٹھائے ہیں ان کے ایمان کی وجہ سے ہیں! تو یہ خوفناک گناہ اس کے تمام پیروکاروں کے سر پر آتا ہے۔ جاگو اے ڈاکٹر طاہر کے چاہنے والو! یہ تمام کفر کا ذمے دار تم سب کو ٹھہراتا ہے!!

۲۴۔ تقریب کی ابتدا تلاوتِ قرآن مجید اور (تحریف شدہ) انجیل سے ہوئی۔ یہ یقیناً قرآن کی سنگین بے حرمتی ہے۔

۲۵۔ ڈاکٹر طاہر تقریب میں پادریوں کے ہاتھ میں ہاتھ ڈالے ہوئے گلے ملتے ہوئے آیا۔ جبکہ وہ پادری اعلانیہ طور پر اپنے گلوں میں پہنی ہوئیں صلیبوں کی وجہ سے قرآن کا انکار کر رہے تھے۔

۲۶۔ موم بتیاں جلائی گئیں، کیک کاٹا گیا، عیسائی پادریوں سے تحائف قبول کیے گئے، اور ڈاکٹر طاہر نے یہ بھی کہا ''مسلمان اور عیسائی ایک ہی برادری ہیں اور یہ دونوں امن کے خواہاں ہیں۔''

۲۷۔ اسی تقریر کے دوران عیسائی بشپ سے یہ گزارش کی گئی کہ وہ مسلمانوں اور عیسائیوں کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کرے۔ پھر گانا بجایا گیا۔ الفاظ یہ تھے: ''آؤ مل کر کرسمس منائیں۔''

۲۸۔ تقریب کے اختتام پر عیسائی بشپ سے دعا کرنے کی گزارش کی گئی اور پھر اس عیسائی بشپ نے وہ دعا اپنے کفریہ اور شرکیہ الفاظ سے کی: ''اے ہمارے فادر، اے ہمارے فادر'' اس دعا کے اختتام پر اس نے یہ کفریہ الفاظ کہے، ''باپ، بیٹے اور مقدس روح کے نام سے'' استغفر اللہ! اس دوران ڈاکٹر طاہر اور اس کے چیلے اس عیسائی بشپ کی دعا میں ہاتھ باندھے مؤدب کھڑے رہے۔ پھر ڈاکٹر طاہر نے اس بشپ کو اپنے سینے سے لگایا اور اسے خوب سراہا۔

قارئین حضرات! اس حقیقت سے بھی خبردار ہوں، کہ یہ تمام تقریبات سن ۲۰۰۳ء سے مسلسل اسی طریقۂ کار پر منعقد ہوتی چلی آرہی ہیں۔

قرآنِ عظیم کا فیصلہ

چونکہ ڈاکٹر طاہر نے اپنی تنظیم کا نام ''منہاج القرآن'' رکھا ہے، ہم قرآن پاک ہی سے وہ ثبوت پیش کریں گے جس سے ثابت ہوگا کہ ڈاکٹر طاہر قرآن کا منکر ہے۔ قرآن کا بے شرمی سے رد کرتا ہے، اور اس کی تنظیم حقیقت میں قرآن کا راستہ نہیں، بلکہ شیطان کا راستہ ہے، یعنی ''منہاج الشیطان''۔ اے مسلمانو! دیکھو، قرآن کیا فرماتا ہے، ایمان کے بارے میں، کفر کے بارے میں، یہودیوں اور عیسائیوں کے بارے میں۔ کیا تم قرآن کو چھوڑ کر ڈاکٹر طاہر کی بکواس پر ایمان لاؤ گے؟

آپ کے سامنے صرف چند ثبوت رکھے جاتے ہیں:

تمام انسانیت کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانا، اسلام قبول کرنا ضروری ہے۔

اسلام ہی اللہ تبارک وتعالیٰ کے نزدیک مقبول مذہب ہے۔نجات پانے کے لیے سب کو اسلام قبول کرنا پڑے گا۔

اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۭ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝ (سورۂ آل عمران، آیت ۱۹)

ترجمہ: بے شک اللہ کے یہاں اسلام ہی دین ہے، اور پھوٹ میں نہ پڑے کتابی مگر بعد اس کے کہ انہیں علم آچکا اپنے دلوں کی جلن سے اور جو اللہ کی آیتوں کا منکر ہو تو بیشک اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔

هٰذَا بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ وَلِيُنْذَرُوْا بِهٖ وَلِيَعْلَمُوْٓا اَنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّلِيَذَّكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝۵۲ (سورہ ابراہیم آیت ۵۲)

ترجمہ: یہ لوگوں کو حکم پہنچانا ہے اور اس لیے کہ وہ اس سے ڈرائے جائیں اور اس لیے کہ وہ جان لیں کہ وہ ایک ہی معبود ہے اور اس لیے کہ عقل والے نصیحت مانیں۔

وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ۝۷ (سورہ رعد، آیت ۷)

ترجمہ: اور کافر کہتے ہیں ان پر ان کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نہیں اتری تم تو ڈر سنانے والے ہو اور ہر قوم کے ہادی۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝ (سورہ احزاب، آیت ۴۰)

ترجمہ: محمد تمہارے مَردوں میں کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے پچھلے اور سب کچھ جانتا ہے۔

کفر کی ہرگز معافی نہیں

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ ۚ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى اِثْمًا عَظِيْمًا ۝ (سورہ نساء، آیت ۴۸)

ترجمہ: بے شک اللہ اسے نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ کفر کیا جائے اور کفر سے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہے معاف فرما دیتا ہے اور جس نے خدا کا شریک ٹھہرایا اُس نے بڑے گناہ کا طوفان باندھا۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا ○ (النساء۔۱۱۶)

ترجمہ: اللہ اسے نہیں بخشتا کہ اس کا کوئی شریک ٹھہرایا جائے اور اس سے نیچے جو کچھ ہے، جسے چاہتا ہے معاف فرما دیتا ہے۔ اور جو اللہ کا شریک ٹھہرائے وہ دور کی گمراہی میں پڑا۔

یہودی اور نصرانی کافر، مشرک ہیں۔ وہ ایک سے زیادہ خدا کو مانتے ہیں۔

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْـًٔا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ○ (آل عمران، آیت نمبر ۶۴)

ترجمہ: تم فرماؤ اے کتابیو ایسے کلمہ کی طرف آؤ جو ہم میں تم میں یکساں ہے یہ کہ عبادت نہ کریں مگر خدا اور اس کا شریک کسی کو نہ کریں اور ہم میں کوئی ایک دوسرے کو رب نہ بنالے اللہ کے سوا پھر اگر وہ نہ مانیں تو کہہ دو تم گواہ رہو کہ ہم مسلمان ہیں۔

وَّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ④ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ وَّلَا لِاٰبَآئِهِمْ ۚ كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ۚ اِنْ يَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا ○
(سورۃ الکہف، آیت ۴،۵)

ترجمہ: اور ان کو ڈرائے جو کہتے ہیں کہ اللہ نے اپنا کوئی بچہ بنایا، اس بارے میں نہ وہ کچھ علم رکھتے ہیں نہ ان کے باپ دادا کتنا بڑا بول ہے کہ ان کے منہ سے نکلتا ہے نرا جھوٹ کہہ رہے ہیں۔

اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَالْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ ۚ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوْٓا اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ○ (سورہ توبہ، آیت ۳۱)

ترجمہ: انہوں نے اپنے پادریوں اور جوگیوں کو اللہ کے سوا خدا بنالیا اور مسیح ابن مریم کو اور انہیں حکم نہ تھا مگر یہ کہ ایک اللہ کو پوجیں، اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں اسے پاکی ہے ان کے شرک سے۔

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ ۘ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّآ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؕ وَاِنْ لَّمْ يَنْتَهُوْا عَمَّا يَقُوْلُوْنَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○

(سورہ مائدہ، آیت ۷۳)

ترجمہ: بیشک کافر ہیں وہ جو کہتے ہیں کہ اللہ تین خداؤں میں کا تیسرا ہے، اور خدا تو نہیں مگر ایک خدا، اور اگر اپنی بات سے باز نہ آئے تو جو ان میں کافر مریں گے ان کو ضرور دردناک عذاب پہنچے گا۔

یہودی اور عیسائی، منکر قرآن اور رسالت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا نُؤْمِنُ بِمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَيَكْفُرُوْنَ بِمَا وَرَآءَهٗ ۗ وَهُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ ؕ قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ اَنْۢبِيَآءَ اللّٰهِ مِنْ قَبْلُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ○ (سورہ بقرہ، آیت ۹۱)

ترجمہ: اور جب ان سے کہا جائے کہ اللہ کے اُتارے پر ایمان لاؤ تو کہتے ہیں وہ جو ہم پر اُترا اس پر ایمان لاتے ہیں اور باقی سے منکر ہوتے ہیں حالانکہ وہ حق ہے ان کے پاس والے کی تصدیق فرماتا ہوا، تم فرماؤ کہ پھر اگلے انبیا کو کیوں شہید کیا اگر تمہیں اپنی کتاب پر ایمان تھا۔

اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ ؕ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ○ (سورۃ البقرۃ، ۱۴۶)

ترجمہ: جنہیں ہم نے کتاب عطا فرمائی، وہ اس نبی کو ایسا پہچانتے ہیں جیسے آدمی اپنے بیٹوں کو پہچانتا ہے، اور بیشک ان میں ایک گروہ جان بوجھ کر حق چھپاتے ہیں۔

یہودی اور نصرانی اب اہلِ کتاب نہیں رہے

فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ يَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ بِاَيْدِيْهِمْ ۗ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ

اللہِ لِیَشْتَرُوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِیْلًا ؕ فَوَیْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ اَیْدِیْهِمْ وَوَیْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا یَكْسِبُوْنَ ۝ (سورۂ بقرہ، آیت نمبر ۷۹)

ترجمہ: توخرابی ہے ان کے لیے جو کتاب اپنے ہاتھ سے لکھیں، پھر کہہ دیں یہ خدا کے پاس سے ہے کہ اس کے عوض تھوڑے دام حاصل کریں تو خرابی ہے ان کے لیے ان کے ہاتھوں کے لکھے سے، اور خرابی ان کے لیے اس کمائی سے۔

یہودی اور نصرانی کا مقدر جہنم ہے

اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِیْنَ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ اُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِیَّةِ ۝۶ (سورۂ بینہ، آیت نمبر ۶)

ترجمہ: بیشک جتنے کافر ہیں کتابی اور مشرک سب جہنم کی آگ میں ہیں ہمیشہ اس میں رہیں گے وہی تمام مخلوق میں بدتر ہیں۔

مسجدیں صرف اللہ کی عبادت کے لیے ہیں

وَاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ۔ (سورۃ الجن، آیت نمبر ۱۷)

ترجمہ: اور یہ کہ مسجدیں اللہ ہی کی ہیں تو اللہ ساتھ کسی کی بندگی نہ کرو۔

منہاج کے کارکنوں کی طرف سے جوابات

ڈاکٹر طاہر کی ان حرکتوں کی وجہ سے اس کو مناظرہ کی دعوت دی گئی لیکن اس نے کبھی ان کا جواب دینا مناسب نہ سمجھا اور اپنی بے ہودہ حرکتوں میں اضافہ کرتا رہا۔ سرگودھا، پاکستان کے مفتی فضلِ رسول صاحب نے ۵ رسال کے انتظار کے بعد، اس پر کفر اور ارتداد کا فتویٰ لگایا۔ جو کہ ایک رسالہ "قرآن کی فریاد: اپنے ماننے والوں سے" کے نام سے شایع ہوا۔ فتویٰ دیکھ کر چند منہاج القرآن کے کارکنوں نے اپنے آپ کو بچانے کی کوشش کی۔ منہاج القرآن کے کارکنوں نے جو دلیلیں پیش کی ہیں، اس میں ایک حقیقت چھوڑ دی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں بہت کم تعداد میں یہودی اور نصرانی اہلِ کتاب مانے جاتے تھے۔ بلکہ اکثر اس وقت مشرک ہو چکے تھے اور آج کے دور میں کسی ایک بھی یہودی اور نصرانی کے پاس صحیح کتاب موجود ہی نہیں۔ ہم نے آپ کو بہت سی دلیلیں پیش کی ہیں، خاص

طور پر قرآن پاک سے۔اب ڈاکٹر طاہر اور اس کے پیروکاروں کی قرآن کے خلاف دلیلوں سنوں۔

۱۔ایک مضمون ''اسلام اور اہلِ کتاب'' جو بظاہر ڈاکٹر طاہر نے لکھا ہے، ان کے سہ ماہی رسالہ ''العلماء'' میں جولائی ۲۰۱۱ء میں شائع ہوا۔اس نے اپنے الفاظ سے کھیلنا شروع کر دیا یہ کہہ کر کہ یہودی اور نصرانی کتابوں کے ماننے والے ہیں۔(تقریر میں اس میں صرف ان کو اہلِ ایمان کہا)۔اس نے اپنے مضمون میں اس بات کا اقرار کیا کہ یہودی اور نصرانی مومن نہیں۔اب یہ اپنے الفاظ کی وجہ سے خود اُلجھن میں آ گیا ہے۔ان غلطیوں کی وجہ سے جو اس نے تقریروں میں کیں۔لیکن دوبارہ ۲۰۱۳ء میں اپنی ویب سائٹ پر ایک لمبا مضمون لکھا، اپنے پہلے موقف (یعنی کفریہ الفاظ والی تقریر) کے حق میں۔تو اس وجہ سے یہ بات ابھی تک کہی جا سکتی ہے کہ یہ کفر سے خوش ہے۔

۲۔اس کے ماننے والوں نے ایک آیت پیش کی۔جہاں مشرکہ عورت سے نکاح کی اجازت نہیں دی گئی، لیکن نکاح کی اس صورت میں اجازت ہے کہ وہ ایمان لے آئے۔یہ آیت کسی طرح بھی یہ ثابت نہیں کرتی کہ اہلِ کتاب کی عورت کافرہ نہیں۔نکاح کی اس وقت اجازت ہے جب وہ حقیقت میں اہلِ کتاب ہو۔اور یہ کہ امید ہے کہ وہ جلد اسلام قبول کر لے گی۔لیکن یہ لوگ بھول گئے ہیں کہ اہلِ کتاب عورت سے نکاح حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے سے منع کر دیا گیا۔اور یہ ان کی خود کی کتاب جس کا نام ''کتاب البدعۃ'' ہے، آپ اس کتاب کی فصل نمبر ۵، باب نمبر ۲، ص ۱۹۳ / پر دیکھ سکتے ہیں۔

تمام امت کا اس پر اتفاق ہے کہ مشرکہ عورت سے نکاح حرام ہے۔جب تک وہ اسلام نہ لائے، لیکن وہ صرف اسلام نکاح کرنے کی وجہ سے لا رہی ہو۔تب بھی نکاح جائز نہیں۔اس آیت میں صرف مشرکہ عورت کا نہیں، بلکہ مشرک مرد کا بھی ذکر ہے۔آیت میں آگے لکھا ہے ''اور بے شک مسلمان غلام مشرک سے اچھا ہے، اگرچہ وہ تمہیں بھاتا ہو۔'' یہاں پر لفظ مومن آیا ہے، تو کیا اب منہاج القرآن کے ماننے والے یہ ثابت کر سکتے ہیں کہ اس میں یہود اور نصاریٰ شامل ہیں؟ کیا یہ لوگ ثابت کر سکتے ہیں کہ مسلمان عورت مشرک مرد سے، یا یہودی سے، یا نصرانی سے نکاح کر سکتی ہے؟ ہرگز نہیں۔پوری آیت کریمہ یوں ہے:

وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ ؕ وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ۚ وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا ؕ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۖۚ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ ۚ وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۲۱﴾ (سورۃ البقرۃ، آیت ۲۲۱)

ترجمہ: اور شرک والی عورتوں سے نکاح نہ کرو جب تک مسلمان نہ ہوجائیں اور بیشک مسلمان لونڈی مشرکہ سے اچھی ہے اگرچہ وہ تمہیں بھاتی اور مشرکوں کے نکاح میں نہ دو جب تک وہ ایمان نہ لائیں اور بیشک مسلمان غلام مشرک سے اچھا ہے اگرچہ وہ تمہیں بھاتا ہو وہ دوزخ کی طرف بلاتے ہیں اور اللہ جنت اور بخشش کی طرف بلاتا ہے اپنے حکم سے اور اپنی آیتیں لوگوں کے لیے بیان کرتا ہے کہ کہیں وہ نصیحت مانیں۔

۳۔ انہوں نے ایک اور آیت پیش کی جس میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم ہوا، کے وہ اہلِ کتاب سے یوں مخاطب ہوں:

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْـًٔا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۝ (سورۂ آلِ عمران، آیت ۶۴)

ترجمہ: تم فرماؤ اے کتابیو ایسے کلمہ کی طرف آؤ جو ہم میں تم میں یکساں ہے یہ کہ عبادت نہ کریں مگر خدا اور اس کا شریک کسی کو نہ کریں اور ہم میں کوئی ایک دوسرے کو رب نہ بنالے اللہ کے سوا پھر اگر وہ نہ مانیں تو کہہ دو تم گواہ رہو کہ ہم مسلمان ہیں۔

جواب: انہوں نے کہا کہ یہ آیت بتارہی کہ مسلمان کے عقائد اور یہودی اور نصرانی کے عقائد ملتے جلتے ہیں۔ قارئین! اپنی آنکھیں کھولیں، آیت کریمہ میں لکھا ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں اپنی طرف بلایا، اس سے صاف ظاہر ہے کہ وہ راستے سے بھٹکے ہوئے تھے، آگے آیت میں ہے کہ "پر اگر وہ ایمان نہ لائے" یعنی انہوں نے ایمان کے بنیادی اُصولوں کو چھوڑ دیا ہے یعنی توحید کو، تو ان کو واپس راہ کی طرف بلایا جارہا تھا لیکن منہاجی احمقوں

کو نظر نہیں آتا! تو منہاج القرآن کے کارکنوں نے اس آیت کا آخری حصہ کیوں نہیں لکھا؟

حقیقت یہ ہے کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے کہا گیا کہ انہیں ''مباہلہ'' (وہ رواج جہاں لوگ وعدہ لیتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اے اللہ تو جھوٹوں کو تباہ کر دے) کے مقابلے کے لیے بلایا جائے، لیکن نصرانیوں نے مقابلہ سے منع کر دیا۔ تو منہاج کے کارکنوں نے اس آیت کو کیوں نہیں لکھا؟

فَمَنْ حَآجَّكَ فِيهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ ۝ (سورۂ آل عمران، آیت ۶۱)

ترجمہ: پھر اے محبوب جو تم سے عیسیٰ کے بارے میں حجت کریں بعد اس کے کہ تمہیں علم آچکا تو ان سے فرما دو آؤ ہم بلائیں اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے اور اپنی عورتیں اور تمہاری عورتیں اور اپنی جانیں اور تمہاری جانیں پھر مباہلہ کریں تو جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ڈالیں۔

۴۔ منہاج القرآن نے دعویٰ کیا کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے نجران کے نصرانیوں کو مسجد نبوی میں عبادت کرنے کی اجازت دی تھی۔ اسی بنیاد پر ڈاکٹر طاہر نے اپنی مسجدوں میں عبادت کی اجازت نصرانیوں دے دی، اور بہت سے مشرکوں کو بھی اجازت دی کہ وہ اپنے خداؤں کو پکاریں، (ویمبلی کی تقریب میں)۔

جواب: اس دعوے کا جواب بہت تفصیل سے فصل نمبر ۲ میں دیا جا چکا ہے۔ پھر بھی یہاں '۲' آیتوں کا ذکر کر دیا ہے، جو ڈاکٹر طاہر کے دعوے کا رد کرتی ہیں۔

وَّاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ﴿۱۸﴾ (سورۂ جن، آیت ۱۸)

ترجمہ: اور یہ کہ مسجدیں اللہ ہی کی ہیں تو اللہ کے ساتھ کسی کی بندگی نہ کرو۔

مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰهِ شٰهِدِيْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ ۭ اُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ۚ وَفِي النَّارِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ۝ (سورۂ توبہ آیت ۱۷)

ترجمہ: مشرکوں کو نہیں پہنچتا کہ اللہ کی مسجدیں آباد کریں خود اپنے کفر کی گواہی دے کر ان کا تو سب کیا دھرا اکارت ہے اور وہ ہمیشہ آگ میں رہیں گے۔

۵۔ وہ دعویٰ کرتے ہیں کہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے سیدنا داؤد علیہ السلام کے معبد (Temple) میں نماز ادا کی۔

جواب: سب سے پہلے لفظ معبد بذاتِ خود غلط خیال دلاتا ہے کہ اس کے تصور سے بتوں کا خیال ذہن میں آتا ہے۔ اکثر لغتیں وضاحت کرتی ہیں۔ لفظ 'Temple' وہ جگہ استعمال ہوتا ہے جسے خاص کر دیا گیا ہو دیوتاؤں کی پوجا کے لیے۔ اس بات کو یاد رکھا جائے کہ حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت سلیمان علیہ السلام کے زمانے میں لفظ 'مسجد' استعمال نہیں کیا جاتا تھا۔ اور لفظ (Temple) کا اصل مطلب ہوگا عبادت گاہ یا معبد۔ یہاں تک کہ آج تک اس جگہ کو جو کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے عبادت کے لیے بنائی تھی اسے ''سلیمان کی عبادت گاہ'' کہا جاتا ہے۔ کیا کوئی شخص اپنی درست سوچ میں یہ خیال کر سکتا ہے کہ ان دنوں انبیا علیہم السلام نے ایک ایسی جگہ بنائی ہوگی جو کہ بتوں کی پوجا کے لیے استعمال ہو؟ حقیقت یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یروشلم 'Jerusalem' تشریف لے گئے۔ اس کو فتح کرنے کے بعد اور آپ کو وہ چرچ دکھایا گیا جس کے بارے میں خیال تھا کہ وہ سیدنا داؤد علیہ السلام نے تعمیر کروایا تھا۔ (بعض تاریخ داں یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ فقط سیدنا سلیمان علیہ السلام نے ہی ایک ایسی عمارت تعمیر کی تھی) سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے انکار کر دیا تھا۔ اس چرچ کے اندر نماز پڑھنے سے۔ اور آپ نے باہر صحن میں سیڑھیوں کے پاس نماز ادا فرمائی اس بات کا واضح ثبوت یہ ہے کہ جس جگہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نماز ادا فرمائی، وہاں ایک مسجد تعمیر کی گئی ہے، جسے 'مسجد عمر' کہا جاتا ہے اور یہ آج تک موجود ہے۔ ایک اور حقیقت جسے وہ ظاہر نہیں کرتے۔ وہ یہ ہے کہ حضرت سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہر بیت المقدس میں اس لیے داخل ہوئے جب مسلمانوں نے وہاں کے مکینوں کے ساتھ ایک طویل جنگ کی۔ اور اس شہر کے پادری اس شہر کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہی حوالے کرنا چاہتا تھا۔

OOOO

فصل ۵

ڈاکٹر طاہر پر کفر اور ارتداد کے واضح فتوے

ڈاکٹر طاہر کے خلاف کفر اور ارتداد (مرتد ہو جانے) کے بہت سارے فتوے موجود ہیں۔ ان میں کچھ کا ذکر ان کی وجوہات کے ساتھ مندرجہ ذیل ہیں:

فتویٰ رقم ۱۔ مفتی محبوب رضا خان کی طرف سے جاری کیا گیا فتویٰ۔ (دار العلوم امجدیہ کراچی، پاکستان، ۱۹۹۰ کی دہائی میں)

وجہ: طاہر کا یہ دعویٰ کہ تمام فرقوں کے درمیان کوئی بنیادی فرق نہیں ہے، بس چند معمولی اختلافات ہیں معمولی مسائل پر۔ یعنی ڈاکٹر طاہر کے مطابق تمام قسم کے شیعہ، دیوبندی، وہابی 'مسلمان' ہیں۔ اس قول میں بہت ساری مستند حدیثوں کا انکار ہے۔ ڈاکٹر طاہر نے یہ دعویٰ یہ جاننے کے باوجود کیا کہ اپنے آپ کو مسلمان کہنے والے کلمہ گو حقیقت میں مرتد ہیں۔

شیعہ کا کفر ثابت ہے، ان وجوہات کی بنا پر:

قرآن کریم کا مکمل ہونے کا انکار سیدنا ابوبکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم کو برا بھلا کہنا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی صحابیت کا انکار، اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو گلیاں دینا، سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو نبی اور اللہ کے برابر کا درجہ دینا، اپنے اماموں کو انبیا کے برابر ماننا اور یہ خیال کرنا کہ وہ معصوم ہیں۔

مسلکِ دیوبند کا کفر ثابت ہے ان وجوہات کی بنا پر:

دیوبندی علما اس بات کا یقین رکھتے ہیں کہ اللہ رب العزت جھوٹ بول سکتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم کو ایک پاگل اور جانور جتنا تصور کرتے ہیں، شیطان اور ملک الموت کے علم کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم سے زیادہ مانتے ہیں، وغیرہ۔

اسی طرح قادیانی، نیچری وغیرہ مسلکوں کا کفر بھی ثابت ہے۔ ڈاکٹر طاہر ان سب وجوہات کو جاننے کے باوجود ان تمام مرتدوں کو مسلمان کہتا ہے۔

فتویٰ رقم ۲۔ مفتی محمد فضل رسول سیالوی کی جانب سے جاری کردہ کفر کا فتویٰ

(دارالعلوم غوثیہ رضویہ، سرگودھا، پاکستان اپریل ۲۰۱۱ء)

وجہ ۱: عیسائیوں کے ساتھ کرسمس منانا یہ جانتے ہوئے کہ عیسائی اسے خدا یا خدا کے بیٹے کی پیدائش کا دن تصور کرتے ہیں۔

وجہ ۲: ڈاکٹر طاہر کا یہ دعویٰ کرنا کہ عیسائی اور یہودی ایمان والے ہیں۔

وجہ ۳: ڈاکٹر طاہر کا یہ دعویٰ کرنا کہ عیسائی اور یہودی کافر نہیں ہیں۔

فتویٰ رقم ۳۔ مفتی کوثر حسن رضوی کی جانب سے جاری کیا گیا کفر کا فتویٰ (دارالعلوم نوری، بلرام پور، یوپی انڈیا۔ دسمبر ۲۰۱۱ء)

وجہ ۱: معروف فتویٰ حسام الحرمین جو کہ چار دیوبندی اور مرزا غلام احمد قادیانی کو کافر قرار دیتا ہے، اس کو ماننے سے ڈاکٹر طاہر کا انکار۔

وجہ ۲: کافروں اور شرکیہ مذاہب کے پیشواؤں سے گزارش کرنا کہ وہ اللہ رب العزت کے نام کے بجائے اپنے مذہب کے مطابق اپنے خدا کو پکاریں اور ان سے دعا مانگیں۔

فتویٰ رقم ۴۔ مفتی محمد اختر حسین قادری کی جانب سے جاری کیا گیا کفر کا فتویٰ (جامعہ علیمیہ، بستی، یوپی، انڈیا فروری ۲۰۱۲ء)

وجہ ۱: ڈاکٹر طاہر کا یہ دعویٰ کرنا کہ تمام فرقوں کے درمیان کوئی بنیادی فرق نہیں، بس معمولی غیر اعتقادی مسائل پر اختلاف ہے۔

وجہ ۲: ڈاکٹر طاہر کا یہ دعویٰ کرنا کہ عیسائی اور یہودی بھی ایمان والے ہیں۔

وجہ ۳: ڈاکٹر طاہر کا دعویٰ کرنا کہ عیسائی اور یہودی کافر نہیں ہیں۔

فتویٰ رقم ۵۔ مفتی شمشاد مصباحی، مفتی نظام الدین اور مولانا یٰسین اختر مصباحی کا جاری کردہ مشترکہ۔ کفر اور ارتداد کا فتویٰ۔ (جامعہ امجدیہ غوثیہ، گھوسی، انڈیا)

وجہ ۱: ڈاکٹر طاہر کا دعویٰ کرنا کہ تمام فرقوں کے درمیان بنیادی عقیدہ میں کوئی فرق نہیں۔ اور وہ سب (یعنی شیعہ، وہابی، دیوبندی، وغیرہ) سب مومن ہیں۔

وجہ ۲: ڈاکٹر طاہر کا عیسائیوں کے ساتھ کرسمس منانا اس بات کو جانتے ہوئے کہ وہ اسے خدا یا خدا کے بیٹے کی پیدائش کے دن کے طور پر مناتے ہیں۔

وجہ ۳: ڈاکٹر طاہر کا یہ دعویٰ کرنا کہ عیسائی اور یہودی ایمان والے ہیں۔

وجہ ۴: ڈاکٹر طاہر کا یہ دعویٰ کرنا کہ عیسائی اور یہودی کافر نہیں ہیں۔

وجہ ۵: معروف فتویٰ حسام الحرمین کی تصدیق کرنے سے انکار کرنا۔ حالانکہ اس پر تمام اہلِ سنّت کے علما کی تصدیق ہے، جن میں حرمین شریفین کے علما بھی شامل ہیں۔

وجہ ۶: کافروں اور شرکیہ مذاہب کے پیشواؤں سے گزارش کرنا کہ وہ اللہ رب العزت کے نام کے علاوہ اپنے مذہب کے مطابق جس طرح چاہیں، اپنے خدا کو پکاریں اور ان سے دعا مانگیں۔

اوپر دیے گئے فتووں کے علاوہ بہت سارے علما نے بھی ڈاکٹر طاہر کے خلاف فتوے دے ہیں، جن میں یہ دونوں بھی قابل غور ہیں۔

فتویٰ رقم ۶ ۔ مفتی محمد احمد اعظمی مصباحی، مفتی محمد نظام الدین رضوی، مولانا یٰسین اختر مصباحی کا جاری کردہ مشترکہ کفر اور ارتداد کا فتویٰ جامعہ اشرفیہ، مبارک پور، انڈیا۔ (اکتوبر ۲۰۱۱ء)

فتویٰ رقم ۷۔ مفتی اختر رضا خاں صاحب کے ذریعے، مرکزی دارالافتاء، بریلی شریف، انڈیا۔ (مارچ ۲۰۱۲ء) کی طرف سے جاری کردہ بیان۔ (مارچ ۲۰۱۲ء)

کیا ان مفتیان کے واضح کر دینے کے بعد بھی، کسی کو ڈاکٹر طاہر کے مرتد و بے دین ہونے میں شک ہے؟

0000

فصل ۶

ڈاکٹر طاہر اور اس کے پیروکاروں کے کفریہ کرتوتوں کی فہرست

ان کی تمام حرکتوں سے اسلام کے تمام بنیادی اصولوں اور عقاید کا رد ثابت ہوتا ہے، جس کو وہ ڈھٹائی کے ساتھ ایمان سمجھتے ہیں! ذیل میں ان کے جرائم کی مختصر فہرست ملاحظہ فرمائیے!

- ☐ کلمۂ طیبہ کا رَد
- ☐ اللہ کی وحدانیت اور پاکی کا رَد
- ☐ قرآن پاک کی سینکڑوں آیات کا رَد
- ☐ قرآن پاک کی بے حرمتی اور گھناونی توہین
- ☐ جھوٹے خواب سنا کر حضور کی توہین
- ☐ اہلِ سنّت کے بہت سارے بنیادی اصولوں کا رَد
- ☐ حدیث مبارکہ کا رَد
- ☐ میلاد شریف کی توہین
- ☐ گنبد خضرا کی توہین
- ☐ شرک، کفر اور ارتداد سے رضامندی
- ☐ مشرکوں اور کافروں کو شرک اور کفر پر اُبھارنا
- ☐ علما اور مجتہدین کی توہین

کیا اب بھی کوئی ان کو مسلمان قرار دے سکتا ہے؟؟؟؟؟

"MQI/TMQPAT" کے ممبران کو سچی و پرخلوص نصیحت

کافروں سے الگ ہوجاؤ۔ اگرچہ وہ تمہارے باپ یا بھائی ہوں۔

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَآءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ ؕ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ

الظّٰلِمُوْنَ ○ (سورۃ التوبۃ آیت ۲۳)

ترجمہ۔اے ایمان والو! اپنے باپ اور اپنے بھائیوں کو دوست نہ سمجھو، اگر وہ ایمان پر کفر پسند کریں، اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی کرے گا تو وہی ظالم ہیں۔

شیطان تو تمہیں جہنم میں ہی ڈھکیلنا چاہتا ہے۔

اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا ؕ اِنَّمَا يَدْعُوْا حِزْبَهٗ لِيَكُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ؕ۝۶ (سورۂ فاطر آیت ۶)

ترجمہ۔بے شک شیطان تمہارا دشمن ہے تو تم بھی اسے دشمن سمجھو، وہ تو اپنے گروہ کو اس لیے بلاتا ہے کہ دوزخیوں میں ہوں۔

بدعقیدہ تو یہی سمجھتے ہیں کہ وہ سیدھے راستے پر ہیں۔

فَرِيْقًا هَدٰى وَفَرِيْقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلٰلَةُ ؕ اِنَّهُمُ اتَّخَذُوا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ○ (سورۂ اعراف، آیت ۳۰)

ترجمہ ایک فرقے کو راہ دکھائی اور ایک فرقے کی گمراہی ثابت ہوئی انہوں نے اللہ کو چھوڑ کر شیطانوں کو والی بنایا اور سمجھتے یہ ہیں کہ وہ راہ پر ہیں۔

وَاِنَّهُمْ لَيَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ○ (سورۂ زخرف، آیت ۳۷)

ترجمہ: اور بیشک وہ شیاطین ان کو راہ سے روکتے ہیں اور سمجھتے یہ ہیں کہ وہ راہ پر ہیں۔

شیطان اور جس کو شیطان نے بے وقوف بنایا سب ساتھ جہنم میں جائیں گے

وَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ مُّقَرَّنِيْنَ فِى الْاَصْفَادِ ۝۴۹ (سورۂ ابراہیم آیت ۴۹)

ترجمہ: اور اس دن تم مجرموں کو دیکھو گے کہ بیڑیوں میں ایک دوسرے سے جُڑے ہوں گے۔

حَتّٰٓى اِذَا جَآءَنَا قَالَ يٰلَيْتَ بَيْنِىْ وَبَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ فَبِئْسَ الْقَرِيْنُ ○ (سورۂ زخرف، آیت ۳۸)

ترجمہ: یہاں تک کہ جب کافر ہمارے پاس آئے گا اپنے شیطان سے کہے گا ہائے

کسی طرح مجھ میں تجھ میں پورب پچھم کا فاصلہ ہوتا تو کیا ہی برا ساتھی ہے۔

دین حق پر رہو، بے دینی چھوڑ دو۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ○ (سورۃ آل عمران، آیت ۱۰۲)

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے اور ہر گز نہ مرنا مگر مسلمان۔

وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا○

(سورۃ النساء، آیت ۱۱۵)

ترجمہ: اور جو رسول کا خلاف کرے بعد اس کے کہ حق راستہ اس پر کھل چکا اور مسلمانوں کی راہ سے جدا راہ چلے ہم اُسے اُس کے حال پر چھوڑ دیں گے اور اسے دوزخ میں داخل کریں گے اور کیا ہی بری جگہ پلٹنے کی۔

اپنے کیے پر توبہ کرو اور اللہ کی پناہ میں آجاؤ وہ جو سب سے برتر و اعلیٰ ہے۔

وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْسِبُوْنَ الْاِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوْا يَقْتَرِفُوْنَ○ (سورۃ الانعام، آیت ۱۲۰)

ترجمہ: اور چھوڑ دو کھلا اور چھپا گناہ وہ جو گناہ کماتے ہیں عنقریب اپنی کمائی کی سزا پائیں گے۔

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا○ (سورۃ النصر، آیت ۳)

ترجمہ: تو اپنے رب کی ثنا کرتے ہوئے اس کی پاکی بولو اور اس سے بخشش چاہو بے شک وہ بہت توبہ قبول کرنے والا ہے۔

ہماری مخلصانہ نصیحت ہے تحریک منہاج القرآن MQI/MCDF TMQ/ کے ممبران کو جو ڈاکٹر طاہر اور اس کی گستاخیوں کو جانتے ہوئے یا انجانے میں اس کی تائید کرتے رہے، وہ فوراً اُس سے اپنا دامن چھڑائیں اور وہ حضرات جو ڈاکٹر طاہر کے ان کاموں میں

شریک نہیں، مگر دل میں اس کے لیے نرم گوشہ رکھتے ہیں وہ بھی ان سے کنارہ کشی اختیار کریں۔

خدا کے لیے اپنی اور اپنے بچوں کی آخرت کی فکر کریں، ایسے فتنوں سے ہمیشہ دور رہیں اور اہلِ سنّت کے دامن کو ہمیشہ پکڑ کر رکھیں۔

اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ ہمیں ہمیشہ سیدھے راستے پر چلا اور ہمیں اہلِ حق میں شامل رکھ اور مسلمان اُٹھا۔ ان گنت درود و سلام ہوں آقائے دو جہاں پر، آپ کی آل پاک پر آپ کے اصحاب پر اور تمام امت مسلمہ پر۔

ابو المصطفیٰ عاقب القادری

بروز پیر ۱٤ رجنوری ۲۰۱۳ / ۱ ربیع الاول ۱٤۳٤ھ

ڈاکٹر طاہر کے خلاف مفتیان کرام کے فتاوے

علامہ عبدالحکیم شرف قادری لاہور علیہ الرحمہ: پروفیسر صاحب (طاہر القادری) کے مطبوعات کے اقتسابات سے تعجب ہوا کہ وہ صلح کلیت پر مبنی کسی فرقے کی بنیاد رکھ رہے ہیں۔
(خطرہ کی گھنٹی، ص:۱۱۹، ناشر: آل انڈیا سنی تبلیغی جماعت، ممبئی ۳)

علامہ عبداللہ قصوری علیہ الرحمہ: اس شخص (طاہر القادری) نے حضرات صحابہ وائمۂ دین کے متعین راستہ کو چھوڑ کر شیطانی راستہ اختیار کر کے اپنی آخرت برباد کر دی۔ (ایضاً، ص:۱۱۸)

ڈاکٹر طاہر کے استاد علامہ سعید احمد کاظمی علیہ الرحمہ: اجماع کے انکار کرنے والے (طاہر القادری) کو علماء نے ضال یعنی گمراہ قرار دیا ہے۔ پروفیسر طاہر القادری اب سنی نہیں رہا اور یہ اس قدر فتنے برپا کرے گا کہ اس کی اصلیت سب پر کھل جائے گی۔ (ایضاً)

ڈاکٹر طاہر کے استاد مفتی تقدس علی خان علیہ الرحمہ: بیشک اجماع کا انکار کرنے والے کو علماء نے ضال کہا ہے، ایسے شخص (طاہر القادری) پر جو اجماع کا انکار کرے، توبہ واجب ہے۔ (ایضاً، ۱۱۷)

تاج الشریعہ علامہ مفتی اختر رضا خاں ازہری: طاہر القادری پادری ہی تو ہے، بلکہ پادریوں سے بدتر ہے، وہ مسلمان کہلا کر اور کلمہ پڑھ کر یہودیوں اور نصرانیوں کا کام کر رہا ہے۔ (ایضاً، ص:۱۰)

مفتی قاری محبوب رضا خاں صاحب: پروفیسر صاحب کے اقوال مذکورہ فی السوال بعض حرام وگناہ اور بعض بدعت وضلالت اور بعض کلمات کفر والعیاذ باللہ اور قائل مذکورہ بحکم شرع فاسق وفاجر بدعتی خاسر، مرتکب کبائر، گمراہ غادر، اس قدر پر تو اعلیٰ یقین ہے۔ (ایضاً، ۲۴۴)

محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفیٰ امجدی: طاہر القادری کے کافر ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔ (ایضاً، ص:۲۰)

علامہ پیر محمد ابوداؤد محمد صادق قادری: طاہر القادری خود تضاد ومنافقت کی راہ پر چل رہے ہیں۔ (ایضاً، ۲۰۱)

علامہ ابوالخیر محمد حسین قادری رضوی: پروفیسر طاہر القادری مذہب حق اہلسنت سے خارج ہے اور گمراہ بدمذہب ہے۔
(ایضاً، ص:۲۴۵)

مفتی محمد شمشاد احمد مصباحی: طاہر القادری گمراہ گمراہ گر وملحد بے دین اہلسنت وجماعت سے خارج کافر ومرتد ہے۔ (ایضاً، ص:۶۱)

مفتی محمد قمر الزماں نوری: بلاشبہ وہ (ڈاکٹر طاہر) گمراہ اور گمراہ گر کافر ہے، جو اس کی اتباع کریں گے وہ بھی گمراہ ہو جائیں گے۔ (ایضاً، ۳۷)

مفتی اختر حسین قادری علیمی: طاہر القادری اپنے اقوال وافعال کی بناء پر اسلام سے خارج اور کافر وبے دین ہے۔
(تحفظ مسلک اعلیٰ حضرت، ص:۲۵۱، ناشر بزم فیضان سید ابوالہاشم، ممبئی ۳)

مفتی محمود اختر قادری: طاہر القادری فرقۂ باطلہ رافضیہ وہابیہ وغیرہا کو مسلمان لائق امامت جاننے اور یہود ونصاریٰ کو اہل ایمان ماننے کی وجہ سے کافر ومرتد ہے۔ (ایضاً، ص:۴۱)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ان تمام اکابر علماء مشائخ کے فتاوے اور مضامین کو پڑھنے کے لئے 'خطرہ کی گھنٹی' نامی کتاب ضرور حاصل کریں۔

حاصل کرنے کا پتہ: ...

مختصر تعارف

www.tahirulpadri.com

طاہر الپادری ڈاٹ کوم ایک ایسی ویب سائٹ ہے جس میں فتنۂ رواں صدی ڈاکٹر طاہر القادری کے باطل وگمراہ کن افکار ونظریات کا ردِ بلیغ علمائے اہلِ سنّت ومشائخ نے کیا ہے۔ طاہر القادری کے خلاف تمام مواد کو یکجا کیا گیا ہے۔ اس ویب سائٹ پر حضور تاج الشریعہ علامہ اختر رضا خاں صاحب، حضرت محدثِ کبیر علامہ ضیاء المصطفیٰ قادری صاحب، حضرت سراجِ ملت سید سراج اظہر رضوی صاحب ودیگر بیسیوں علمائے کرام کے تاثرات طاہر القادری کی مخالفت میں موجود ہیں۔ ساتھ ہی طاہر القادری کے خلاف مستند مواد بھی دستیاب ہے۔ عوامِ اہلِ سنّت کو چاہیے کہ فتنۂ طاہری کی گمراہی سے بچنے کے لیے اس ویب سائٹ سے معلومات حاصل کریں اور دوسروں تک بھی پہنچائیں۔

ALL INDIA SUNNI TABLEEGHI JAMAAT
Phoo Gali, Mumbai-3